عقد اللول من سیرۃ الزہراء فاطمۃ بتول رضی اللہ عنہا

تالیف

السید الادیب محمد بن حسن علوی الحداد

سیرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے موتی

ترجمہ و اضافہ

مفتی اعظم اہلسنت محامد العلماء والمشائخ نائب جلیل ملت، قبلہ آغا جان

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 0050002565 7003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

عقد اللول من سِیرۃ الزّہراء فاطِمۃ بتول رضی اللہ عنہا

تالیف

السیّد الادیب محمّد بِن حسن علوی الحداد

کا اُردو ترجمہ بنام

سیرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے موتی

ترجمہ و اضافہ

مفتیٔ اعظم اہلسنّت مجاہد العلماء والمشائخ نائبِ جلیلِ ملّت، قبلہ آغا جان

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

مہتمم وشیخ الحدیث ام المدارس دارالعلوم احسن البرکات

حیدرآباد

بتعاون

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ شاہراہ مفتی محمد خلیل خان، حیدرآباد

ناشر

فرید بُک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

کتاب : عقد اللؔول من سیرۃ الزہرا فاطمۃ البتول رضی اللہ عنہا
تالیف : السید الادیب محمد بن حسن علوی الحداد
عنوان : سیرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ترجمہ واضافہ : مفتی اعظم اہلسنت ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ
نام : سیرت فاطمہ کے موتی
محرک : ڈاکٹر حاجی محمد اقبال ابوالعلائی، قمری، چشتی اویسی، نظامی، نقشبندی، قادری، سہروردی، فرہادی، عزتی، قدیری، قلندری خلیفہ مجاز درگاہ خواجہ قمرالدین شاہ (راجھستان)
مؤید : الحاج قاری محمد جواد رضا خان برکاتی
ترغیب وتشویق : محترمہ اُم حسان برکاتیہ
صفحات : 64
کمپوزنگ : غلام مجتبیٰ ہاشمی برکاتی
کتابت خوانی : محمد نعمان رضا خان برکاتی، قاری محمد حارث رضا برکاتی
طبع اول : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸ھ / فروری ۲۰۱۷ء
ناشر : فرید بک سٹال، لاہور
بتعاون : مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، شاہراہ مفتی محمد خلیل خان، حیدرآباد
022-2780547/0312-2780547
قیمت : -/70 روپے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

انتساب!

ان کے ہی جلوے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کے ہی نام!

جناب سیدہ فاطمہ زہرا، راحت جان احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خاتون جنت، کی اُن مقدس خصوصیات و بلندیوں کے نام

جن کی مثال ملنا دشوار و ناتمام،

جن کی سیرت عظمیٰ، ہر نیک بیوی کے لیے تکمیل پیام،

اور

میری والدہ محترمہ، رابعۂ زمانہ، ام احمد، رفیقۂ حیات خلیل ملت

کے نام

العبد القادری احمد میاں برکاتی غفرہٗ الحمید

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فہرست

سیرت فاطمہ کے موتی

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	تاریخ ہائے وفات (رُباب بنت حسان رضا خان نوری برکاتی)	7
2	نعت.... پیارا پیارا حرم	9
3	منقبت خلیفہ اول بلا فصل امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ)	10
4	منقبت خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ)	11
5	منقبت خلیفہ سوم امیر المومنین سیدنا عثمان غنی ذوالنورین (رضی اللہ عنہ)	12
6	منقبت خلیفہ چہارم حیدر کرار امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)	13
7	قطعہ بحضور سیدنا حیدر کرار حضرت امیر المومنین مولا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)	13
8	منقبت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا	14
9	سلام	15
10	منقبت سردارِ اہلِ جنت	16
11	ابتدائیہ (از: صاحبزادہ جواد رضا خان برکاتی)	17
12	عرض مترجم	18
13	**پہلی فصل**: تمہید	20
14	**دوسری فصل**: سیدہ کی ولادت اور پرورش رضی اللہ عنہا	23
15	**تیسری فصل**: سیدہ کا جہاد اور دعوت الی اللہ کے لیے تحمل	25
16	**چوتھی فصل**: حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ شادی	27
17	**پانچواں فصل**: شب زفاف (دولہا کے گھر پہلی آمد)	30
18	**چھٹی فصل**: سیدہ کا جہیز اور مہر	31

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
19	**ساتویں فصل**: حسن، حسین دونوں شہزادوں کی ولادت	33
20	**آٹھویں فصل**: سیدہ فاطمہ کے روزمرہ کے معمولات	35
21	**نویں فصل**: نبی کریم ﷺ کا سیدہ کا تعظیم فرمانا	37
22	**دسویں فصل**: سیدہ کے اخلاق کریمانہ	39
23	**گیارھویں فصل**: نبی کریم (ﷺ) کا سفر رفیق اعلیٰ کی طرف اور سیدہ کا حضور سے مل جانا	41
24	**بارھویں فصل**: سیدہ کی کچھ خصوصیات	44
25	**تیرھویں فصل**: معطر سیرت سیدہ پر مہر، تین سبق	46
26	**آخری اور چودھویں فصل**: دُعا اور وسیلہ	50
	اضافہ ...از... مترجم	
27	جہیز کی شرعی حیثیت	54
28	بنات مصطفیٰ کا جہیز	55
29	جہیز فاطمی کی تفصیل	58
30	جہیز کون دے؟	60
31	مہر اور بری	62
32	دولہن کا استقبال و تعظیم	62
33	اچھی اور نیک بیوی کے لیے نمونہ	63
34	حضرت فاطمۃ الزہرا کا گھر	63

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تاریخ ہائے وفات

(رُباب بنت حسان رضا خان نوری برکاتی)

غنچۂ جنت، رباب بنت حسان رضا خاں بن مفتی احمد میاں حافظؔ البرکاتی
جو صرف دو دن زندہ رہ کر، اپنے ماں باپ کے لیے
ذخیرۂ آخرت بن گئیں۔ (حافظؔ البرکاتی)

(۱)

ایک کوہِ غم دلِ حساں پہ ہے
غم زدہ حافظؔ ہیں قلب و جان لکھ
فکر تھی تاریخ کی دل نے کہا
رحلتِ دخترِ حسان لکھ
6 1 0 2ء

(۲)

آہ رخصت ہوئیں جہاں سے رباب
فکر تاریخ میں تھا میں غلطاں
آئی کانوں میں یہ ندا حافظؔ
لکھ رحلتِ دخترِ حساں
6 1 0 2ء

(۳)

زیست کا حصہ ہے کتنا ایک پل میں کہہ گیا
ہائے وہ غنچہ کہ جو ادھ کھلا ہی رہ گیا
۱۴۳۷ھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(۴)

کیا بتاؤں آج حافظؔ غم سے ہیں اشکبار
لب پہ آہیں اور آنکھیں اشکبار
چین آئے گا کجا دل کو بھلا
دامنِ ہستی ہوا ہے تار تار

(۵)

ایسے آئیں اور گئیں دنیا سے حساںؔ کی رباب
سب کو حیرت ہے یہ حافظؔ معاملہ ہے کچھ عجب
عیسوی و ہجری کی تاریخ ہے یوں ساتھ ساتھ
پاک باز و نیک نیت، خلد میں داخل ہیں اب

۱۴۳۷ھ

2 0 1 6

(۶)

کچھ نہ آنے کی خبر تھی اور نہ جانے کا پتہ
اُن کا آنا اور جانا بھی تھا حافظؔ کچھ عجب
آمد و رخصت کی اب تاریخ لکھو اس طرح
پاک باز و نیک نیت، خلد میں داخل ہیں اب

۵۷۹ ۱۴۳۷ھ

2 0 1 6

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نعت

پیارا پیارا حرم

یا نبی آپ کا پیارا پیارا حرم
ہر قدم پر یہاں ہے کرم ہی کرم

آپ کی جالیاں کس قدر ہیں حسیں
اور گنبد ہرا خوب ہی محتشم

چوم لیں آپ کو دیکھ کر بوالبشر
دید کا شوق رکھیں سبھی ذی امم

آپ کے در کے سائل ہیں شاہ و گدا
جن کی آنکھیں ہیں نم اور آہیں گرم

کعبۃ اللہ مصفّٰی ہوا آپ سے
آپ کو دیکھ کر گر پڑے سب صنم

حکم قرآں سے ہر قول واجب ہوا
آپ کے سارے فرمان ہیں پُر حِکم

عاصیوں کی دعاؤں پہ آمیں کہیں
آپ کے در پہ ایسے فرشتے خِدم

آپ سے نور پائیں اب اہلِ زمن
آپ رحمت جہاں کی شفیعِ اُمم

خوب جنت کی کیاری کے لُوٹے مزے
رحمتوں کی گھٹا مجھ پہ تھی دم بدم

آپ کے در پہ لایا ہوں جرم و خطا
معاف کر دیجئے رکھ کے میرا بھرم

تجھ پہ حافظ کرم کی وہ بارش ہوئی
بہہ گئے سب گنہ اور ہوئے دور غم

از:
مفتی احمد میاں حافظ البرکاتی
۹ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ / ۱۴ جون ۲۰۱۶ء
نزیل مدینہ منورہ شریف

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

منقبت خلیفہ اول بلا فصل امیر المومنین
سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQMIL ISLAMIA ACADEMY

ہم پر ہے احساں آپ کا صدیق اکبر المدد
جاری ہے فیضاں آپ کا صدیق اکبر المدد

آپ اَمَنَّ النَّاس ہیں آقا کا یہ فرمان ہے
امت پہ احساں آپ کا صدیق اکبر المدد

عثماں، علی کا واسطہ طیبہ میں پھر بلوایئے
حافظؔ ہے حساں آپ کا صدیق اکبر المدد

(از: برکات مجل)
مفتی احمد میاں حافظؔ البرکاتی

منقبت خلیفہ دوم امیر المومنین
سیدنا حضرت فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اعلیٰ نشاں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد
اونچا بیاں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد

حب رسولِ پاک کے صدقے میں کیا عرب وعجم
سارا جہاں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد

صدقے میں پنجتن پاک کے حافظؔ کو دیں کچھ جرأتیں
یہ بے زباں ہے آپ کا فاروق اعظم المدد

(از: برکات محل)
مفتی احمد میاں حافظؔ البرکاتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

منقبت خلیفہ سوم امیر المومنین
سیدنا عثمان غنی ذو النورین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بے مثل شہرت آپ کی یا حضرتِ عثماں غنی
ہر سُو ہے نکہت آپ کی یا حضرتِ عثماں غنی

آپ نے پایا دوشالہ نور کی سرکار سے
ایسی ہے لَمْعَتْ آپ کی یا حضرتِ عثماں غنی

حافظؔ مدح خواں آپ کا ایسی بصارت دیجیے
کرلوں زیارت آپ کی یا حضرتِ عثماں غنی

(از: برکات محل)
مفتی احمد میاں حافظؔ البرکاتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-ULOOMIE ISLAMIA ACADEMY

منقبت خلیفہ چہارم حیدر کرار امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ابوبکر کے، فاروق کے، عثمان کے، حسنین کے
صدقے ہوں مجھ کو بھی عطا مشکل کشا شیر خدا
مشکلیں حافظؔ کی اب آسان فرمادیجئے
یاعلی ہوں آپ کا، مشکل کشا شیر خدا

قطعہ بحضور سیدنا حیدر کرار حضرت امیر المومنین مولا علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مصطفیٰ نے عطا جب علم کردیا، جھپٹے کفار پر یوں علی ہر طرف
بابِ خیبر اکھاڑا پلٹ دیں صفیں، دشمنوں میں پڑی کھلبلی ہر طرف
خوف سے خشک تھے دشمنوں کے گلے، توڑے یوں آپ نے دائرے کفر کے
آپ کے نام سے ان کے حلقوں میں ہے، آج بھی لرزش و تھرتھری ہر طرف
(از: برکات محل)
مفتی احمد میاں حافظؔ البرکاتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

منقبت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

راحتِ مصطفیٰ، سیدہ فاطمہ
فرحتِ مرتضیٰ، سیدہ فاطمہ

قابلِ اقتدا، ان کا ہر اک عمل
مشعل و رہنما، سیدہ فاطمہ

بنت محبوب رب جان ختم رسل
رفعتوں کی ردا، سیدہ فاطمہ

مصطفیٰ نے کہا حورِ فردوس ہیں
باحیا باصفا، سیدہ فاطمہ

دھوم عالم میں ہے ان کی تسبیح کی
گویا مشکل کشا، سیدہ فاطمہ

روز محشر جب ان کی سواری چلی
ہر طرف تھی ندا، سیدہ فاطمہ

میرے حسنین کو کچھ نہ کچھ ہو عطا
تھا یہی مدعا، سیدہ فاطمہ

جو ہیں مشکل کشا اور شیر خدا
آپ پر تھے فدا، سیدہ فاطمہ

حافظؔ بے نوا کو عطا کیجئے
آپ کا ہے گدا، سیدہ فاطمہ

از:

(احمد میاں حافظؔ البرکاتی)

۲۶ صفر الخیر ۱۴۳۸ھ / ۲۷ نومبر ۲۰۱۶ء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفا
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اَصْدَقُ الصَّادِقِیْن سَیِّدُ الْمُتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

در منثور قرآں کی سلک بہی
زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھ مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء
راکبِ دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہ گلگوں قبا
بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

منقبت سردارِ اہلِ جنت

ہیں عشق کی علامت سردارِ اہلِ جنت
اور خلد کی بشارت سردارِ اہلِ جنت

سارے جہاں میں ان کی کرنیں چمک رہی ہیں
ظلِّ مہِ رسالت سردارِ اہلِ جنت

ہر قطرۂ لہو ہے گویا گلابِ جنت
کیا مشک بو ہے خلعت سردارِ اہلِ جنت

جن کے روئیں روئیں سے حسن و جمال ٹپکے
ایسے ہیں پاک طینت سردارِ اہلِ جنت

ان کے خمیر میں ہے خونِ شہِ رسالت
ہیں روضۂ نجابت سردارِ اہلِ جنت

قرآں کے ہیں سپارے اور پھول پیارے
یہ اہلِ بیت حضرت سردارِ اہلِ جنت

فکر رضاؔ سے حافظؔ تو کام لے رہا ہے
ہیں محورِ سیادت سردارِ اہلِ جنت

(احمد میاں حافظؔ البرکاتی)

۲۶ صفر الخیر ۱۴۳۸ھ / ۲۷ نومبر ۲۰۱۶ء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ رب محمد صلّٰی علیہ وسلما. نحن عباد محمد صلّٰی علیہ وسلما۔

حافظ بے نوا کو عطا کیجئے آپ کا ہے گدا سیدہ فاطمہ

خاتون جنت جنابہ سیدہ فاطمہ الزھرہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت مبارک کا اگر ہم مطالعہ کریں تو ہم پر آپ کے شب وروز، غم خوشی، سفر حضر، کردار گفتگو، محاسن واخلاق وغیرہ غرض کہ حیات زندگی کے تمام پہلو نمایاں ہو جائینگے، اور آپ کی سیرت طیبہ بیان کرنے کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ سگ برکات ورضا اس ابتدائیہ میں بس بطور تبرک حاصل کرنے کے لیے کچھ تحریر کررہا ہے، قبلہ آغا جان کی عادات واطوار کے بارے میں زمانہ جانتا ہے کہ آپ کی شخصیت علماء اہلسنت سمیت ہم سب کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے، قبلہ آغا جان مدظلہ نے مذکورہ عربی کتاب کا ترجمہ بہت آسان اردو میں کردیا ہے جس سے خصوصاً ہماری مائیں، بہنیں خوب استفادہ کریں گی، اللہ عزوجل قبلہ آغا جان کا سایہ ہم پر تادیر، تادیر، تادیر قائم دائم فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور جس طرح آپ نے دادا جان خلیل ملت علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے پودے کو آج تناور درخت بنایا ہے ہمیں اس درخت کو ہمیشہ تروتازہ رکھنے کی ہمت وطاقت عطا فرمائے، آمین

یہ سگ برکات ورضا ڈاکٹر حاجی محمد اقبال صاحب ساکن مدینہ شریف کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ آپ اس ترجمہ کی تحریک میں شامل ہیں، آخر میں فرید بک سٹال، لاہور کے روح رواں جناب سید محسن اعجاز صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک لمبے عرصے کے بعد آپنے شفقت کی، اور اس کتاب کی اشاعت کو اپنے ذمہ لیا۔ جزاك الله خیرا۔ فقط سگ برکات ورضا محمد جواد رضا خان برکاتی الشامی

یکم فروری ۲۰۱۷ء/ ۴ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عرض مترجم

باسمہٖ تعالیٰ والاولیٰ وبالصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الاعلیٰ۔

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ ومہر نے — اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زاہرہ، طیبہ، طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

جناب سیدہ، طیبہ، طاہرہ، شافعہ، شافیہ، مشفعہ، عفیفہ، نفیسہ، زاہدہ، صابرہ، شاکرہ، قاسمہ، واہبہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیات جلیلہ پر لکھنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہوں، میرے مخدوم ومحترم حضرت ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مدظلہ پر، کہ انہوں نے فقیر کو ایک کتاب ''عقد اللول'' مرحمت فرمائی اور حکم دیا کہ اس کتاب کو اردو میں کروں۔۔۔۔ میں اس عطا پر جھوم گیا۔۔۔۔ کہ اس طرح ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔۔۔۔ اردو ترجمہ کا کام ۷، جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ پنجشنبہ/ ۱۷ مارچ ۲۰۱۶ء کو شروع کیا اور ۷ ربیع النور شریف ۱۴۳۸ھ/ ۷ دسمبر ۲۰۱۶ء کو اس سے فارغ ہوا۔

اس فقیر قادری نے ترجمہ میں یہ اہتمام کیا کہ تمام ترجمہ باوضو کیا۔۔۔۔ اور اسی دوران حضرت سیدہ کی بارگاہ میں کچھ منقبت کے اشعار بھی قلم سے نکلے، جو اس کتاب کی زینت ہیں۔۔۔۔ درمیان میں چونکہ قلمی کام کے کئی ''محاذ'' کھلے ہوئے تھے، اس لیے ترجمہ میں زیادہ دن لگ گئے۔۔۔۔ بحمد اللہ تعالیٰ وبفضل رسولہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برکت سے وہ کام بھی سمٹ رہے ہیں۔۔۔۔ ترجمہ کے آخر میں کچھ اضافہ بھی کیا ہے، جو میری کتاب ''برکات حدیث'' کا ایک حصہ ہے، اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

عرصہ سے چھپ رہا ہے۔۔۔۔۔

مجھے امید قوی ہے کہ اُن کی مقدس بارگاہ میں یہ ترجمہ مقبول ہوگا۔۔۔۔۔اور جناب سیدہ اپنے اس ناکارہ غلام کو ضرور محشر میں یاد فرمائیں گی۔۔۔۔۔ اور کرم فرمائیں گی۔۔۔۔۔

فقط:

العبد القادری احمد میاں برکاتی غفرہ الحمید

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ اھل بیتہ وعترتہ العظیم

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

صُبت علی مصائب لو انہا صُبت علی الایام صرن لیالیا

(حضرت سیدہ زہرا)

پہلی فصل

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور صحیح انداز سے مقرر فرمایا۔۔۔اُس نے ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سب لوگوں کی طرف، خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا، اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔۔۔اور اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اہل خانہ کو افضلیت اور تعظیم و تکریم سے مخصوص فرمایا، تا کہ ان کی عزت وتوقیر وعظمت میں اضافہ ہو۔۔۔اور ان کی تعریف فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے امت کو تنبیہ فرماتے ہوئے اور (ان کا مقام) یاد دلاتے ہوئے فرمادیا: ''انما یرید اللہ'' الخ اللہ تعالیٰ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تم سے بُری چیز کو دور فرمادے اور تمہیں خوب پاک و صاف فرما دے''۔

اے اللہ! درود و سلام اور برکتیں نازل فرما، اور خوب تکریم فرما، ہمیشہ، ہر لحہ، ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو تمام انبیاء اور رسولوں کے سردار ہیں اور ان تمام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اہل بیت پر بھی جو سب طیب و طاہر ہیں، اور تمام صحابہ پر بھی۔۔۔ اور ان پر بھی جو ان کے پیروکار ہیں ہر بھلائی کے کام میں، قیامت تک اور ان پر خوب سلام نازل فرما۔

حمد، صلوٰۃ وسلام کے بعد، یہ چند روشن کلمات اور حسین موتی ہیں، جو تمام جہاں کی عورتوں کی سردار، بابرکت پیشانیوں کی اصل، جگر گوشۂ رسول، سیدہ زہرا فاطمہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اللہ ان سے راضی ہوا اور اللہ نے ان کو راضی فرمایا) ان پر بھی خوب سلام ہو اور ان کے والد پر بھی ایسا سلام جو خوب صاف ستھرا اور خوب بڑھنے والا ہو۔۔۔ حضرت سیدہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کچھ عرض کرنا، خوبصورت پہاڑ کی چوٹی کی طرح، بہت طویل اور لمبا کام ہے، جس کے آگے لکھنے والا، فکر میں حیران اور عاجز ہے۔۔۔ جو نہیں جانتا کہ نثر یا نظم میں بات کہاں سے شروع کرے اور ان کی تعریف کے لیے کون سے حصے کو لے اور کس کو نہ لے۔۔۔ گویا یہ شخص ایک بہت بڑے سمندر کے سامنے ہے جہاں سے وہ عمدہ یاقوت اور جواہر چننا چاہتا ہے۔۔۔ ان کا تو ہر قول اور ہر فعل ستھرا ہے اور ہر اصل اور ہر شاخ بلند ہے۔۔۔ (کون نہیں جانتا؟) کہ ان کے والد اور والدہ کون ہیں، ان کے شوہر اور اولاد کون ہیں؟

ان کے محترم والد کونین یعنی دو جہاں کے سردار، جن و انس میں بہت شرف والے ہیں، جو عالمین کے لیے اللہ کی رحمت ہیں اور مومنین کے لیے نعمت کبریٰ ہیں، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے، جاہلیت کے گمراہوں سے انسانیت کو بچایا۔۔۔ وہ ہمارے پاس نہ صرف کتاب (مسطور) لائے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وسیلے سے ہمیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وشرف وکرم (ان پر درود وسلام اور شرف وکرم ہو)۔

اور ان کی مقدس امی جان، وہ بھی سیدہ، طاہرہ، بلند مناقب والی ہیں، جنہوں نے دنیا میں خوب شرف پایا اور آخرت کی سعادت خوب پائی، اللہ تعالیٰ نے ان کو اعلیٰ نشان کے ساتھ مکرم فرمایا، تو جبریل علیہ السلام کے ساتھ ان کے لیے تحفہ بھیجا اور ان کو جنت میں ایسے مکان کی خوشخبری عطا فرمائی جس میں نہ کوئی شور ہے اور نہ کوئی تھکاوٹ۔

اور ان کے شوہر مرتضیٰ کیسے ہیں؟ جو غضب اور رضا دونوں حالت میں حق بات کہنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

والے ہیں، اللہ کے، غالب آنے والے شیر، سیدنا علی ابن ابی طالب۔۔۔

اور ان کے دو کریم شہزادے کیسے ہیں؟ یعنی ابو محمد حسن اور ابو عبداللہ حسین، سید کونین کے دو پھول، اور جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے دونوں اہل جنت کے سردار ہیں، اور ان کی بہنیں سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم (وغیرہا) ان کی فضیلت تو مشہور ومعروف ہے، نبی معصوم کے قلب میں ان کے لیے کیسی عمدہ جگہ ہے۔۔۔ یہ سب لوگ ایک پاک گھر کے افراد میں کھلے ستارے ہیں۔۔۔ مکرم اور نیکی والے ہیں۔۔۔ بہترین رہنما ہیں۔۔۔ اگر وہ ایک طرف مخلوق میں امن کے تارے ہیں تو دوسری طرف ہر بلا سے نجات کی کشتیاں ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

سیدہ کی ولادت اور پرورش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، مکہ مکرمہ بلد حرام میں، بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔اس پاکیزہ پودے کی پیدائش ۲۰ جمادی الاولیٰ، جمعہ کے روشن دن ہوئی، ان کا چہرہ انور خوب روشن اور چمکدار، تو اللہ کی حمد ہے، اور پاکی ہے ہر عیب سے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

ان کے والد محترم ومکرم نے ان کا نام فاطمہ رکھا، اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ سے آزاد رکھا ہے، جو، جھلسانے والی ہے۔۔۔ان کے چند اور مقدس نام ہیں، مبارکہ (بابرکت) زکیہ (پاکیزہ) راضیہ (اللہ کو راضی کرنے والی)، مرضیہ (راضی کی ہوئی)، ان کا نام زہرا بھی ہے، اس لیے کہ وہ بلاشبہ افضل الخلق (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کلی ہیں۔۔۔آپ کا لقب بتول ہے، اس لیے کہ آپ اپنے ہر فعل وقول میں اللہ کی عبادت کے لیے سب سے منقطع ہیں، آپ کی کنیت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے والد کی ماں کے نام پر (اُم ابیھا) رکھی کیونکہ آپ کی ذات میں رقت اور نرمی ودیعت کی گئی ہے۔

آپ بیت نبوت میں پروان چڑھیں، جو علم وشرف اور نشوونما کا مرکز اور معدن ہے۔جہاں صبح وشام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوے ہوتے تھے۔۔۔جہاں جبریل اور فرشتوں کا نزول ہوتا تھا۔۔۔آپ اس عمدہ ترین گھر میں، عمدہ ترین اخلاق اور حسین عادات پر پروان چڑھیں۔۔۔آخر وہ اس طرح کیسے نہ ہوتیں، وہ زمانے بھر کی مخلوق میں سب سے بہتر شخصیت کے مدرسہ کی تلمیذ تھیں، اور فاضلہ تھیں۔۔۔وہ نبی ایسی ذات ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا۔۔۔ان ہی سے سیدہ نے، سچائی، امانت، پاکدامنی، حفاظت عزت وعصمت، کو سیکھا۔۔۔وہیں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قرآن وحکمت، مہربانی اور رحمت۔۔۔تواضع اور علم۔۔۔صبر اور وقار کو سیکھا۔۔۔وہ راضی کرنے والے اخلاق پر ڈھالی گئیں، نبوی عادات اور محمدی اخلاق پر ان کی اٹھان ہوئی۔۔۔اللہ تعالیٰ نے ان کو بھلائیوں سے بہت ہی زیادہ قریب کیا، کہ پھر اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئیں۔۔۔

رضی اللہ عن فاطمۃ الزہراء وارضاھا. وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد وآلہ ازکی صلوٰۃ وانماھا اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

سیدہ کا جہاد اور دعوت الی اللہ کے لیے تحمل

یہ سیدہ پاک طینت اپنے عظیم بچپن سے ہی، جہاد کرنے والی، صبر کرنے والی تھیں، ہر دعوت الی اللہ میں شروع سے ہی شریک رہیں۔۔۔ دعوت الی اللہ کے ہر کام میں شروع سے آخر تک رہیں، ان کا جہاد اپنے کریم والد کی رفاقت میں روز روشن کی طرح ہے۔۔۔ جب سے دین متین وقدیم کا کام شروع ہوا، وہ اپنے والد مکرم کے ساتھ کفار کے مقابلے پر رہیں، اور ہر خطرہ کے وقت، ان کے ساتھ رہیں۔۔۔ ان کی کم سنی نے ہی ان کو راغب کیا کہ جہاں وہ تشریف لے جاتیں، یہ ان کے ساتھ ہوں۔۔۔ سیدہ زہرا بڑی ہوئیں تو ان کے ساتھ ان کا ٹھوس عزم وارادہ بھی بڑا ہوا۔۔۔ وہ جہاد کے ہر مطلع پر ثابت قدم رہیں، غزوہ احد کے دن بھی وہ مجاہدین کے ساتھ تھیں، وہ نہ صرف زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی رہیں، بلکہ حاضرین کو پانی سے بھی سیراب فرماتی رہیں۔۔۔ خاص احد کے دن، پیاری فاطمہ، اپنے والد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زخموں کے لیے، ایک معالج اور طبیبہ کی حیثیت سے تھیں، جب سیدنا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پانی ڈال رہے تھے اور آپ اپنے والد کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے چہرۂ انور سے، خون کو دھو رہی تھیں، اور جب خون نہ رُکا تو آپ نے (ایک طبیب حاذق کی طرح) ایک چٹائی کا ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھر دی، جس سے زخم جڑ گیا اور نہ صرف خون بہنا بند ہوگیا بلکہ درد بھی ختم ہوگیا۔۔۔ آپ کتنی باعزت مجاہدہ خاتون ہیں، ہر کام میں سبقت فرمانے والی پر خلوص، سچی۔۔۔

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کا صبر اس وقت کتنا روشن تھا، جب ان کے سامنے بڑے بڑے حادثے ہوئے، انہوں نے زندگی کی تنگیوں پر اس وقت بھی صبر فرمایا، جب قریش نے ان مقدس لوگوں سے مقاطعہ کیا (الگ چھوڑ دیا) اور ان کے والدین کریمین قید سے ہوگئے، اور انہوں نے بھی اپنے بڑوں کی طرح بھوک اور دشواری کو دیکھا اور بالآخر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تکلیف دہ قید و بند کی لگاموں کی وجہ سے آپ نے اپنی شفیق ماں کو گم کر دیا، اور یہ کچھ آپ نے، اپنی رضا مندی سے برداشت کیا۔۔۔ مسلمانوں کو اپنے ہر راستے میں یوں ہی چلنا چاہیے۔۔۔ یعنی اللہ کے فیصلے اور اس کے اختیار پر راضی رہنا چاہیے، شجاعت یہی تو ہے کہ ایک لمحے کے لیے بھی صبر کا دامن نہ چھوڑا جائے۔۔۔ کیونکہ آخرت میں کامیابی ہر بڑے صابر کے لیے ہی تو ہے۔۔۔

"سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار" تم پر سلامتی تمہارے صبر کے صلے میں ہو، تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے۔

رضی اللہ عن فاطمۃ الزہراء وارضاھا. وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد وآلہٖ ازکی صلوٰۃ وانما ھا اللھم صل وسلم وبارك علیه وعلی اٰله۔

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

چوتھی فصل

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ شادی

جب آپ کی فصل بہار اٹھارہویں سال میں پہنچی تو کئی صحابہ کرام نے جو اکابر صحابہ سے تھے، مثلاً حضرت ابوبکر، حضرت عمر نے نکاح کے پیغام دیئے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتہائی خوبصورتی کے ساتھ، ان کے پیغام کو منع فرمایا۔۔۔ اور ان سے فرمایا کہ وہ اپنی اس صاحبزادی کی شادی کے لیے تنزیل الٰہی کے منتظر ہیں۔۔۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک شرف اور کثیر خوبیوں کے حامل، سیدنا امام علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور پر چن لیا تھا، اور قبل اس کے کہ وہ بتول زہرا کا پیغام نکاح لائے، اس مبارک پیغام کے لیے وحی نازل ہو چکی تھی۔۔۔

اس طرح سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سب سے قیمتی اور سب سے بلند تمنا کو حاصل فرمالیا، جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو "مرحبا و اھلا" فرمایا (خوش آمدید، مبارک) اور لمبا انتظار بھی نہ کرنا پڑا، حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا شاندار مشہور خطبہ ارشاد فرمایا، جو ہمیشہ اس مناسبت سے یاد کیا جاتا ہے۔۔۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام حمد اللہ کے لیے جو اپنی نعمت سے محمود ہے، اپنی قدرت سے معبود ہے، اپنی سلطنت سے مطاع ہے، جس کی کبریائی اور سزا سے ڈرا جاتا ہے، جس کا حکم اس کی زمین اور اس کے آسمان میں جاری ہے، جس نے مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، اپنے احکام سے اُن کو ممتاز فرمایا، اپنے دین سے ان کو مؤثر فرمایا، اپنے محبوب نبی کے ذریعے ان کو مکرم کیا، فرض کام بتایا، انصاف والا حکم بتایا، جامع خیر بتایا، رشتہ داریوں کو باہم بھی خوب ملا دیا، اور تمام مخلوق پر اس کو لازم کر دیا خود ارشاد فرمایا:

"وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾" (الفرقان: ۵۴) وہی اللہ ہے جس نے پانی سے، بشر کو، پیدا فرما کر، اس میں

نسبی اور سسرالی رشتے رکھے، تمہارا رب، قدرت والا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کا حکم، اپنی قضا تک جاری ہوتا ہے، اوراس کی قضا اپنے اندازے تک جاری ہوتی ہے۔۔۔اور ہر قضا کا ایک مرتبہ ہے، اور ہر مرتبہ کی ایک مدت ہے، اور ہر مدت کا وقت لکھا ہوا ہے۔۔۔ ''یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ ۚۖ وَعِنۡدَہٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ ﴿۳۹﴾ ''(الرعد:۳۹) اللہ جو چاہے مٹائے اور جو چاہے باقی رکھے، اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

(تو سن لیجئے!) کہ بے شک اللہ نے ہی مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی علی بن ابی طالب سے کردوں، تو آپ لوگ گواہ رہیں کہ اگر علی بن ابی طالب راضی ہیں تو میں نے ان کا نکاح چار سو مثقال چاندی پر کیا۔۔۔حضرت انس فرماتے ہیں، پھر آپ نے کھجور کا ایک تھال منگوایا اس کو درمیان میں رکھا اور فرمایا:''انتھبوا '' (لوٹو)، ہم سب کھجوریں لوٹ رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، حضور نے مسکرا کر ان کو دیکھا اور فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ فاطمہ کا نکاح آپ سے چار سو مثقال چاندی پر کردوں، کیا آپ اس پر راضی ہیں؟ حضرت علی نے فرمایا: یارسول اللہ میں اس پر راضی ہوں۔ پھر حضرت علی نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ تمام حمد اللہ کے لیے جس نے اپنا قرب حامدوں کو دیا، اور وہ اپنے سائلوں سے قریب ہے، جس نے متقی سے جنت کا وعدہ فرمایا اور نافرمان و عاصی کو دوزخ کی وعید دی۔۔۔ میں اس کی حمد اس کے تمام محامد اور احسانات پر کرتا ہوں۔۔۔میں اللہ کا شکر اس کی طرح کرتا ہوں، جو جانتا ہے کہ اللہ ہی خالق اور پالنے والا ہے۔۔۔وہی اس کا مصور اور پروان چڑھانے والا ہے۔۔۔ وہی موت دینے والا اور وہی حیات دینے والا ہے۔۔۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ایسی گواہی جو پہنچنے والی اور راضی کرنے والی ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔۔۔ان پر ایسا درود (وسلام) ہو جو ان کو اور قریب کردے۔۔۔ ہمارا یہ اجتماع بھی اللہ کی قدرت اور اس کی مرضی سے ہے، اور یہ نکاح بھی اللہ کے حکم اور اس کی اجازت سے ہے۔۔۔ یہ (میرے آقا) حضرت محمد (ﷺ) ہیں، جنہوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح، مجھ سے چار سو مثقال چاندی کے مہر، پر کیا ہے، تو میں اس پر راضی ہوں، اور اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے۔

پھر حضرت علی سجدے میں گر گئے، اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا فرماتے ہوئے جب سجدوں سے سر اٹھایا، تو صاحب مقام محمود (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے فرمایا: اللہ تم دونوں میں اتفاق عطا فرمائے، تم ودنوں میں برکت دے اور تم دونوں سے کثیر پاک لوگوں کو پھیلائے۔

تو سبحان اللہ، ماشاء اللہ کتنا بابرکت ومبارک نکاح ہوا، جس میں عمدہ ترین صفات والے بڑے بڑے صحابہ کرام حاضر ہوں، اور نبی بھی ان میں ہوں، جو خود ولی ہیں، اور شوہر امام علی ہیں، اور زوجہ حضرت زہرا ذاتِ قدرِ علی ہیں۔

رضی اللہ عن فاطمة الزهراء وارضاها. وصلى الله تعالىٰ سيدنا محمد واٰلهٖ ازكى صلوٰة وانماها اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلىٰ اٰله

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پانچواں فصل

شب زفاف

(رخصتی کے بعد دولہا کے گھر پہلی آمد کو زفاف کہتے ہیں۔ برکاتی)

جب یہ مبارک اور خوبصورت عقد مکمل ہوا اور اہل محبت کی آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہوئیں تو پھر سیدہ زہرا کو ایک خوبصورت جلوس کی شکل میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہنچایا گیا، اور دلہن کا جلوس خوشیوں اور مسرتوں کے ساتھ چلتا رہا، جس کو مہاجرین اور انصار کی خواتین گھیرے ہوئے تھیں۔۔۔ حتیٰ کہ یہ سب ان کو لے کر، ان کے بلند مرتبہ گھر پہنچ گئے، جو ان کے عالی قدر والد گرامی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قریب تھا۔۔۔ جناب سیدہ نے ابھی نئے گھر میں پہنچ کر سانس ہی لیا تھا، اور اپنے بلند بخت شوہر کے قریب نہ ہوئی تھیں کہ، حسین و شگفتہ چہرے والے، محمدی چمک والے، مخلوق میں سب سے بہتر، سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے آئے، تا کہ دولہا، دولہن کو اطمینان قلبی حاصل ہو، اور شیریں مبارکباد ان کو عطا فرمائیں، پھر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کے مزاج میں ہم آہنگی عطا فرمائے، تم دونوں کے نصیب عزت والے بنائے، تم دونوں کو برکت عطا فرمائے، تم دونوں کے ذریعہ کثیر اور طیب نسل کو بڑھائے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی اس دعا کو ان کے حق میں کیسا مقبول فرمایا۔۔۔ ان ہی دونوں سے تو نسب نبی شریف چلا۔۔۔ جس طرف آج ہر سید منسوب ہوتا ہے۔۔۔ تو یہ سب اہل بیت اور یہ دونوں محبوب ہستیاں ایسے ساتھ ہیں، کہ دونوں ایک ساتھ ہی دونوں جہاں کے سردار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حوض پر تشریف لائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے صحابہ اور تابعین پر بھی رحمت نازل فرمائے۔

رضی اللہ عن فاطمۃ الزہراء وارضاھا. وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد وآلہٖ ازکی صلوۃ وانماھا اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

چھٹی فصل

سیدہ کا جہیز اور مہر

اس شادی کے ان خوشگوار لمحوں کے بعد اور اتنی فرحت و مسرت ملنے کے بعد، ایک عاجزانہ سوال ہماری طرف متوجہ ہے، جو ایک عمدہ جواب کا محتاج ہے۔۔۔ کہ سیدہ نساء العالمین کا مہر کیا تھا؟ آپ کا جہیز کیا تھا؟ حالانکہ وہ صادق و امین کی شہزادی ہیں، شاید اُن کے اِن کاموں میں لوگوں کے لیے نمونہ ہو؟ اور اہم سبق ہوں، کہ آج کل ہم لوگ شادی کے معاملات میں کیسی اندھیریوں اور سیاہیوں میں ہیں؟ بہت زیادہ مہر، عمدہ عمارتوں میں رہنے پر فخر، دسترخوانوں پر فضول خرچیاں، وہ بھی ایسی کہ بندہ کھوٹا ہو جائے فقیری کی طرف چلا جائے، اور مالدار بھی اپنا خزانہ کم کر بیٹھے۔

(دوستو!) اہل بیت نبوت کا یہ عمل ہمارے لیے منارۂ نور اور رہنما ہے، ہمیں بھی ایسے تکلف سے بچنا چاہیے جو، بالآخر افسوس تک لے جائے۔۔۔ (دیکھیں!) نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شہزادی کا مہر چار سو درہم ہی تھا۔۔۔ اتنی کم مقدار، بہت ہی کم؟ آج لوگوں میں تکلفات سے پُر اعلیٰ سے اعلیٰ لاکھوں کا مہر رواج پا گیا ہے۔۔۔ لوگ، یہ بات کیوں نہیں سمجھتے کہ مہر زیادہ رکھوانے سے دلہن کا مقام بلند نہیں ہوتا، اگر ایسا ہی ہوتا، تو بی بی فاطمہ ہی اس کے زیادہ لائق تھیں، لوگوں کو معلوم نہیں کہ سیدہ کا مہر کتنا بابرکت اور آسان تھا۔۔۔

اور آپ کے بلند ترین گھر کا سرمایہ اور اثاثہ کیا تھا، (۱) ایک تکیہ چمڑے کا جس میں کھجور کے درخت کا ریشہ بھرا ہوا تھا، (۲) ایک اونی اوڑھنی، (۳) چکی دو پاٹ (ہاتھ کی چکی)، (۴) پانی کی مشک، (۵) مٹی کے دو گھڑے۔ اب جو ہم کر رہے ہیں، اِس کی اُس سے کوئی نسبت ہے؟ ہمارے اس زمانے میں، کیا قیمتی سامان ہوتا ہے، نازک اور ظالم سامان، جو سارا مال کھینچ لیتا ہے اور پھر، کچرے میں ڈال دیا جاتا ہے، کیا اعلیٰ زیورات؟ کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عمدہ لباس۔۔۔ اے دوستو! جناب سیدہ کو دو کپڑوں میں دولہن بنایا گیا، چاندی کے دو کنگن تھے۔۔۔ بس۔۔۔ اُسے دیکھو اور آج لوگ کس پر ہیں؟ عمدہ ترین لباس، ہیروں اور سونے کی انگوٹھیاں۔۔۔ موٹے موٹے کنگن، جن کو پہن کر ہاتھ بھی سونے کی سلاخ نظر آئے۔۔۔ طرح طرح کے سونے کے زیورات، جن کو پہن کر تکبر ہو، کس چیز کا تکبر؟ ۔۔۔ کیا ہم لوگ اپنے طریقے سے پیچھے آسکتے ہیں، جس میں غرور بھی ہے اور مال کا ضیاع بھی ہے۔۔۔ کیا ہم دشواری سے آسانی کی طرف نہیں آسکتے۔۔۔ جس پر کہ اگلے لوگ تھے، وہی طریقہ ہمارے زیادہ لائق و بہتر ہے۔۔۔ اور اللہ مددگار ہے، اسی پر بھروسہ ہے۔۔۔ سلام ہو سیدہ فاطمہ پر، ان کی شادی میں، عقلمندوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔۔۔

رضی اللہ عن فاطمۃ الزھراء وارضاھا، وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد والہٖ ازکی صلوٰۃ وانما ھا اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ الہٖ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

ساتویں فصل

حسن، حسین دونوں شہزادوں کی ولادت

جب یہ دونوں مقدس میاں بیوی، نبی مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صاحب خلق حمید کے قریب، اپنے نئے مکان میں آباد ہو گئے، ان کے یہ دن انتہائی برکت اور محبت میں اور اتفاق میں گزرے، اگرچہ وہ رہن سہن آج کے عیش وعشرت والا تو نہ تھا، مگر بابرکت اور خوش بخت تھا۔۔۔ پھر ہجرت کے تیسرے سال، دونوں کو ان کے ایک پیارے شہزادے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت خوشی میں ڈال دیا، اور ولادت شہزادے کی اطلاع، خوش کن خبر کے ساتھ نبی مختار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک پہنچی، آپ نہایت تیز چل کر، ان کے ہاں تشریف لائے شہزادے کو اپنے سامنے کیا، غور سے دیکھنے لگے، دل خوشی سے بھرا ہوا تھا، اچانک آپ نے دیکھا، کہ شہزادے نبی کے مشابہ ہیں علی کے نہیں۔۔۔ پیدائش کے بعد شہزادے نے جو پہلی آواز کان میں سنی وہ جد امجد سید کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تھی، جب حضور نے ان کے کان میں اذان کہی، دو سال ہونے سے پہلے ہی، سیدہ کے ہاں اِن کے حقیقی بھائی حضرت حسین کی پیدائش ہوئی۔۔۔ ان دو مبارک لڑکوں کی پیدائش سے نبی کریم کو بہت خوشی اور سرور ملا اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔۔۔ اللہ علی وکریم نے بھی چاہا کہ ذریت مصطفیٰ، فاطمہ وعلی سے ان کے بیٹوں حسنین کے واسطے سے چلے، جو سید کونین کے، دو پھول ہیں۔۔۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیشہ وقتاً فوقتاً ان کو دیکھنے، تشریف لاتے رہتے تھے اور خوشی وفرحت سے ان کو لیتے تھے۔۔۔ ان کی خاطر داری فرماتے تھے۔۔۔ سبحان اللہ، کیا شاندار مجلس تھی اور کیا کرامت والی محفل تھی۔۔۔ کہ درمیان میں نبی محتشم ہیں، دائیں جانب علی ہیں۔۔۔ بائیں طرف فاطمہ ہیں، حسن وحسین حضور کی گود میں ہیں۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ، ان سب پر ہمارے نبی کریم کے بعد افضل درود اور کامل سلام ہو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

رضی اللہ عن فاطمۃ الزہراء وارضاھا. وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا
محمد وآلہٖ ازکی صلوٰۃ وانماھا اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

آٹھویں فصل

سیدہ فاطمہ کے روزمرہ کے معمولات

حضرت سیدہ نے اپنے روزمرہ زندگی میں نہ صرف ایک عالی وصف بیوی ہونے کا ثبوت دیا بلکہ انہوں نے صبر، اطاعت، اور قوت برداشت کی اعلیٰ مثالیں قائم فرمائیں، اپنے گھر کے انتظام و انصرام کو بہت تدبیر سے چلایا۔۔۔ اپنے شوہر کے حقوق احسن طریقے سے پورے فرمائے۔۔۔ چکی چلائی تو ہاتھوں میں ورم آگیا۔۔۔ گھر کی صفائی میں آپ کا ہار تک غبار آلود ہوگیا۔۔۔ پانی بھرتے بھرتے، آپ کے سینے میں خراش ہوگئی۔۔۔ ہانڈی کے نیچے آگ سلگائی تو کتنی گرمی برداشت کی۔۔۔ ان کے مقابلے میں آج کی عورتیں کہاں ہیں؟۔۔۔ ان پر تو ہمیشہ سستی اور نیند غالب رہتی ہے۔۔۔ آج کی عورتیں دیکھیں، جناب سیدہ خاتون جنت کو، سارے جہاں کی عورتوں کی سیدہ کو۔۔۔ کہ کیسے انہوں نے اپنے گھر کے سارے کاموں کو بہ نفس نفیس مضبوط عزم وارادے سے پورا کیا۔۔۔ عورتوں پر لازم ہے کہ جناب سیدہ کی اس واضح فضیلت کو خوب بیان کریں (اور اس پر عمل کریں)، یہ کیسی مقدس خاتون ہیں، یہ تو حورعین ہیں۔۔۔ جب اس مقدس ہستی اور ان کے شوہر نے بہت محنت اور مشقت کر لی اور کوشش اپنی انتہا کو پہنچ گئی، تو ان دونوں اصحاب نے، نبی اکرم کی بارگاہ سے ایک خادم مانگا، تا کہ ان کی تکالیف کم ہوں، تو پیارے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نہیں، قسم بخدا! میں آپ دونوں کو خادم نہیں دوں گا، کیا اہل صفہ کو خالی پیٹ چھوڑ دوں، میرے پاس ان پر خرچ کرنے کو نہ رہے؟

پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان دونوں کے سونے کے وقت میں، ان کے پاس تشریف فرما ہوئے، یہ دونوں ایک چادر میں تھے کہ اگر سر پر اوڑھیں تو قدم کھل جائیں، فوراً نبی خیرالانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے کھڑے ہونے لگے۔۔۔ آپ نے فرمایا: بیٹھے رہیں۔۔۔ پھر آپ ان دونوں کے درمیان تشریف فرما

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہو گئے۔۔۔ پھر فرمایا، جو کچھ آپ دونوں نے مجھ سے مانگا، کیا میں آپ کو اس سے بہتر نہ بتا دوں، پھر فرمایا: کچھ کلمات ہیں جو جبریل نے مجھے بتائے ہیں، ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر دس بار پڑھا کریں، جب بستر پر سونے آؤ تو، سبحان اللہ، الحمد للہ تینتیس بار، اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھا کرو۔۔۔ یہ پڑھنا تم دونوں کے لیے، خادم سے بہتر ہے۔۔۔ پھر الوداع کیا، رخصت ہوئے اور تشریف لے گئے۔۔۔ اس کے بعد تو ان دونوں کا دل سکون اور رضا سے مالا مال ہو گیا۔

رضی اللہ عن فاطمۃ الزہراء وارضاہا، وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد وآلہ ازکی صلوٰۃ وانما ہا اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نویں فصل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدہ کا تعظیم فرمانا

ہم اس مقدس سیدہ، متواضعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اعلیٰ سیرت کے کتنے ہی صفحات بھرتے رہیں، وہ ختم نہ ہوگی۔۔۔اس ذات کریمہ نے تو اپنے والد کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم، سے ایسی شفقت پائی ہے کہ جب آپ اپنے شفیق والد سے ملنے آتیں، تو نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صاحبزادی کے اکرام وتوقیر بڑھانے کے لیے، کھڑے ہوجاتے اور مقدور بھر ان کے بوسے لیتے اور جناب سیدہ کو اپنی جگہ بٹھاتے تاکہ وہ زیادہ خوش اور پرمسرت ہوجائیں۔۔۔اور حضرت سیدہ بھی، حضور کی تشریف آوری پر ایسا ہی کرتی تھیں۔۔۔تاکہ محبت اور رفاقت کے حق ادا ہوجائیں۔۔۔نبی کریم، سیدہ کو ام ابیہا سے پکارتے تھے، کہ محبت مزید بلند ہوجائے۔۔۔جب آپ سفر پر تشریف لے جاتے چلتے وقت سیدہ کے پاس تشریف لاتے، الوداعی سلام کے ساتھ، ان سے رخصت ہوتے۔۔۔جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے پھر بی بی فاطمہ کے پاس آتے تھے۔۔۔سیدہ بھی خوشی خوشی مسکراہٹ کے ساتھ، حضور سے ملتی تھیں۔۔۔حضور کی ایسی تکریم، اُنس اور ہر جگہ سیدہ کو آگے رکھنے کی نہایت عمدہ مثال یہ ہے کہ نبی کریم نے ان کا گھر اپنے در دولت سے متصل ہی رکھا۔۔۔درمیان میں کھڑکیاں تھیں، جن سے دونوں طرف سے خبر گیری ہوتی تھی۔۔۔بیچ میں ایک دروازہ تھا۔۔۔جس سے دن اور رات کے ہر لمحے میں، بغیر مشقت اور انتظار کے، دونوں گھروں میں آنا جانا آسان تھا۔۔۔پیارے مصطفیٰ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شہزادی پر حد درجہ مہربان اور شفیق تھے۔۔۔یہ تمام خوبصورت قصے، کتب سیرت میں موجود ہیں، جن سے ہمارے لیے، شفقت پدری اور رحمت محمدی کو سمجھنا بڑا آسان ہے۔۔۔

ایک مرتبہ رسول معظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عین دوپہر کے وقت اپنے دولت کدہ سے نکلے،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اس وقت آپ پر بھوک کا غلبہ تھا۔۔۔ اگرچہ آپ کی بھوک اضطراری نہیں بلکہ اختیاری ہوتی تھی، آپ قریب ہی حضرت ابوایوب انصاری کے گھر تشریف لے گئے۔۔۔ حضرت ابوایوب اور ان کے اہل خانہ، حضور کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے، انہوں نے فوراً آپ کی خدمت میں، ایک طباق پیش کیا، جس میں کھجور، چھوہارے اور آدھی پکی کھجور (کھجی) تھیں۔۔۔ پھر حضرت ابوایوب نے، گھر کی ایک بکری ذبح کی اور تازہ کھانا بھنا ہوا گوشت اور کچھ پکا ہوا گوشت پیش کیا، جب میزبان نے یہ کھانا سامنے پیش کیا، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک گوشت کا ٹکڑا، ایک روٹی میں رکھا اور میزبان سے کہا کہ یہ ٹکڑا، فوری جا کر فاطمہ کو دے آؤ، آپ نے فرمایا کہ جلدی ہی دے آؤ، میری فاطمہ نے بھی چند دن سے کھانا نہیں کھایا ہے۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح اپنے دل کے ٹکڑے کو اپنی خصوصی محبت و الفت سے نوازتے تھے۔۔۔ اور یہی صفت بی بی فاطمہ میں بھی فطری تھی، کیونکہ اپنے والد کریم سے بہت مشابہ تھیں۔۔۔ وہ اپنی شادی سے پہلے بھی۔۔۔ اور بعد میں بھی حضور کی محبت اور ایثار کو اپنے اوپر ترجیح دیتی تھیں۔۔۔ اسی طرح ایک مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور کی خدمت میں جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔۔۔ آپ نے پوچھا، یہ کیا ہے۔۔۔ عرض کی: میں نے ایک روٹی کی ٹکیہ پکائی تھی۔۔۔ دل نہیں مانا تو آپ کے لیے یہ ٹکڑا لے آئی۔۔۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے فرمایا، بیٹی یہ پہلا کھانا ہے جو تمہارے ابو نے پچھلے تین دن کے بعد کھایا ہے۔۔۔ اس طرح جناب سیدہ کو کبھی اچھا نہ لگتا کہ آپ خود کوئی کھانا کھالیں، جب تک کہ اپنے پیارے والد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیش نہ فرمادیں۔۔۔

رضی اللہ عن فاطمۃ الزہراء وارضاھا. وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد وآلہٖ ازکی صلوٰۃ وانما ھا اللھم صل وسلم وبارك علیه وعلی اٰله۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دسویں فصل

سیدہ کے اخلاق کریمانہ

آپ کے عمدہ اخلاق اور کریمانہ صفات میں سے یہ ہے کہ سخاوت و ایثار آپ کی ذات میں فطری اور پیدائشی تھا۔۔۔ اور ایسا ہی آپ کے محترم شوہر بھی، بڑے کرم اور بُوئے خوش والے تھے۔ اسی وجہ سے دونوں، مشہور و معروف ہوئے اور لوگوں میں الفت پائی کہ خود قرآن کریم نے جنت نعیم سے ان کے فوری حصے کو اس طرح بیان فرمایا: بے شک نیک لوگ ایسے مشروب کے پیالے پئیں گے، جن میں کافور ملا ہے۔

میدان سخاوت میں ان دونوں کے ایثار کے واقعات ضرب المثل ہیں، اسی کو قرآن کریم نے اس موقعہ پر بیان فرمایا، جب ان دونوں نے اپنی منت پوری کرتے وقت، اللہ کی محبت میں، ثواب کی طلب میں عمل کیا اور مسکین، یتیم اور قیدی کو ترجیح دی اور خود بھوکے رہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں ان کے عزت و وقار کو اس طرح بیان فرمایا: یہ لوگ اللہ کی محبت میں، کھانا مسکین، یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سحری اور افطاری کو صدقہ کر دیا۔۔۔ اور منت پوری کرنے کو مسلسل روزے رکھے۔۔۔ اور صدق و اخلاص سے نہ کہ غلط بیانی سے، عرض کیا: ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلا رہے ہیں، تم سے کوئی شکر گزاری اور بدلہ نہیں چاہتے۔

انہوں نے ہمیشہ اعمال صالحہ میں بہت جدو جہد کی۔۔۔ اور ہر فرصت کے وقت اطاعت الٰہی کو غنیمت جانا۔۔۔ اور تجارت اللہ سے کی، جس میں بھرپور نفع پایا۔۔۔ ان کی نصیحت آموز باتوں میں سے یہ ہے کہ، بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں، جو ترش اور سخت ہے۔ ان حضرات نے اللہ کی نعمتوں کے شکر کے لیے اچھے عمل کیے۔۔۔ اور اس طرح اللہ کے مزید فضل اور نعمتوں کے طالب ہوئے۔۔۔ ان کے دل اللہ کی رحمت کی امید اور خوف سے بھرے ہوئے تھے۔۔۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

طرف، لو اس لیے لگائی کہ وہ ان کو قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ فرمادے اور ان کے اجر کو دوگنوں بڑھادے۔۔۔

تو اللہ نے اس دن کے شر سے ان کو بچایا اور ان سے یوں ملاقات فرمائی کہ سرور اور تازگی ان پر نمایاں تھی۔

ان لوگوں نے دنیا میں اللہ سے خوف رکھا تو اللہ نے آخرت میں ان کو امان عطا فرمائی، اور ان کا شمار ان تروتازہ چہروں میں کردیا، جو اس دن اپنے رب کا دیدار کریں گے۔۔۔ اور ان کے لیے وہ نعمت تیار فرمادی، جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، اور نہ کسی کان نے سنیں۔۔۔ بلکہ کسی قلب میں ان کا تصور تک نہ گزرا۔۔۔ اس روز، ان کو ایک پکارنے والا اس طرح پکارے گا کہ ان کے دل خوشی وشادمانی سے بھر جائیں گے۔ بے شک یہ بدلہ تمہارے لیے ہے اور تمہاری کوشش ہی شکر والی تھی۔

رضی اللہ عن فاطمة الزهراء وارضاها. وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا محمد وآلہ ازکی صلوٰة وانما ها اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلیٰ آلہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گیارھویں فصل

نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سفر رفیق اعلیٰ کی طرف اور سیدہ کا حضور سے مل جانا

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس دین کو کامل کر دیا۔ اور مومنوں پر نعمت پوری کر دی گئی اور اللہ نے ایمان کو کھلی فتح اور واضح مدد عطیہ فرما دی۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فرمان نازل فرما دیا: آج میں نے پورا کر دیا تمہارے لیے تمہارے دین کو اور تم پر اپنی نعمت مکمل فرما دی، اور تمہارے لیے صرف دین اسلام پر راضی ہوا۔۔۔ اس فرمان میں دراصل ایک پوشیدہ اشارہ تھا کہ اب نبی باوفا کی مدت اقامت ختم کے قریب ہے۔۔۔

اس آیت کا نزول حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہوا، اور خود نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس حج کے موقع پر صحابہ کرام سے فرما رہے تھے۔۔۔ اپنے سب طریقے مجھ سے اس بار سیکھ لو، کیونکہ شاید اگلے سال میں تم سے یہاں نہ ملوں گا۔۔۔ چنانچہ تھوڑی ہی مدت کے بعد، جب آپ مکہ مکرمہ واپس تشریف لاتے، تو آپ پر مرض طاری ہوا۔۔۔ لوگوں نے خیال کیا کہ عام مرض ہے اور عنقریب آپ صحتیاب ہوں گے۔۔۔ لیکن جناب سیدہ فاطمہ کو اس معاملے سے بے چینی اور گھبراہٹ ہوگئی، اور آپ پر خوف و اضطراب طاری ہوگیا۔۔۔ لگتا تھا کہ آپ کا دل پھٹ جائے گا۔۔۔ اسی گھبراہٹ اور بے چینی میں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں۔۔۔ جب سرکار نے ان کو آتا دیکھا، تو بہت خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے، فرمایا: مرحبا پیاری بیٹی۔۔۔ پھر ان کو اپنے دائیں طرف بٹھایا اور ان سے کچھ خفیہ بات کی، آپ رونے لگیں۔۔۔ تو پھر کچھ ارشاد فرمایا، تو آپ ہنس دیں۔۔۔ پہلے جو بات فرمائی وہ اپنے وصال کے بارے میں تھی، تو سیدہ جدائی کے خوف سے رونے لگیں۔۔۔ پھر آپ نے دوسری بات ارشاد فرمائی کہ سب سے پہلے میرے اہل بیت سے تم مجھ سے ملو گی۔۔۔ تو آپ سے ملاقات کی خوشی میں ہنسنے لگیں۔۔۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رفیق اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تشریف لے گئے۔۔۔آپ انتہائی رنجیدہ ہوئیں کہ رنج کا اثر رکتا نہ تھا۔۔۔ پھر آپ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف پر کھڑی ہوئیں اور بڑے رنجیدہ کلمات میں فرما رہی تھیں، آپ کے ہاتھ میں حضور کی آخری آرام گاہ کی مٹی تھی۔۔۔سونگھ رہی تھیں اور اس کی خوشبو سے راحت پا رہی تھیں، اور یہ شعر لب پر تھے:

ماذا علی من شم تربة احمد الا یشم مدی الزمان غوالیا

''جس نے احمد مصطفیٰ کی تربت کو سونگھ لیا۔۔۔تو اب اسے کیا فرق ہوگا، اگر وہ زمانہ بھر کی پریشانیوں کو نہ سونگھے''۔

صبت علی مصائب لو انها صبت علی الایام صرن لیالیا

''مجھ پر اتنے مصائب طاری ہوئے ہیں۔۔۔کہ اگر وہ مصائب دنوں پر وارد ہوں تو وہ دن پھر رات بن جائیں''۔

پھر آپ انتہائی خوف وملال کے ساتھ اپنے در دولت پر تشریف لائیں۔۔۔اور اس کے بعد کبھی آپ کو مسکراتا نہ دیکھا گیا، حتیٰ کہ اپنے والد کے وصال کے چھ ماہ کے بعد، آپ کی روح بھی اپنے رحمت باری کی طرف لوٹ گئی۔۔۔پھر سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدہ کی قبر پر تشریف لائے اور باحیا زوجہ کی وفاؤں اور ان کی نیکیوں کا ذکر کرتے ہوئے بار بار ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھتے جا رہے تھے۔۔۔آپ نے انتہائی دردانگیز لہجے میں، بہتی آنکھوں سے فرمایا:

لکل اجتماع من خلیلین فرقة وکل الذی فوق التراب قلیل

ان انتقاعی فاطما بعد احمد دلیل علی ان لایدوم خلیل

''جب بھی دو دوست جمع ہوں گے، تو جدائی لازمی ہے۔۔۔اور ہر وہ چیز جو مٹی کے اوپر ہے قلیل ہے۔۔۔ بے شک (میرے آقا) احمد مجتبیٰ کے بعد فاطمہ کا چھوڑ جانا اس بات پر دلیل ہے کہ کوئی خلیل ہمیشہ نہیں رہتا''۔

آپ کے آنسو بہتے جا رہے تھے۔۔۔ سینہ مبارک غم سے ہل رہا تھا اور فرما رہے تھے:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الی اللہ اشکو لا الی الناس اننی
اری الارض تبقی والاحبة تذھب
اخلائی لو غیر الحمام اصابکم
عتبت ولکن ما علی الموت معتب

"میں اللہ کی بارگاہ میں ہی عرض کرتا ہوں، لوگوں سے کچھ نہیں کہتا۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ زمین تو باقی ہے۔۔۔ دوست جارہے ہیں۔۔۔ اے میرے دوستو! اگر موت کے سوا، تمہیں اور کوئی تکلیف پہنچتی تو میں ضرور سزا دیتا لیکن موت پر تو کوئی عتاب نہیں ہے (کہ وہ امر الٰہی ہے)"۔

جناب سیدہ فاطمہ کا وصال ۲ رمضان المبارک ۱۱ھ میں ہوا۔۔۔ آپ کے رب کریم کے آپ پر افضل صلوٰۃ وسلام اور عمدہ تحیت ہو۔۔۔ سیدہ کی عمر شریف وقت وصال، عمر کے لحاظ سے اٹھائیس سال تھی، کئی نے کہا کہ تقریباً تیس سال تھی، حکم تو اللہ کریم و بلند کا ہی ہے اور ہر حال میں حمد الٰہی ہے۔۔۔

رضی اللہ عن فاطمة الزھراء وارضاھا. وصلی اللہ تعالٰی سیدنا محمد وآلہ ازکی صلوٰۃ وانماھا اللھم صل وسلم وبارك علیه وعلٰی آله۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بارھویں فصل

سیدہ کی کچھ خصوصیات

اللہ کریم نے اس نیک سیرت متقیہ، راضیہ، مرضیہ خاتون کو چند خصوصیات عطا فرمائی تھیں، جس میں آپ تنہا اور منفرد تھیں۔ ہم سب تو بیان نہیں کر سکتے، بطور مثال چند کو پیش کرتے ہیں، جس سے اندازہ ہوگا کہ آپ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں اور کوئی۔۔۔ فخر نہیں۔۔۔

آپ کی خصوصیات یہ ہیں:

(۱) آپ مصطفیٰ کے جگر کا ٹکڑا ہیں، اور یہی شرف اور فخر آپ کے لیے بہت بڑا ہے۔۔۔ جس نے سیدہ کو ناراض کیا اس نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ناراض کیا۔۔۔ جس نے ان کو راضی کیا، اس نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو راضی کیا۔۔۔

(۲) آپ جنتی عورتوں کی سردار ہیں، جیسا کہ احادیث میں ہے۔

(۳) خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ آپ نے خود فرمایا: فاطمہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمام ایمان والیوں کی سردار ہو جاؤ۔

(۴) حضور کے گھر والوں میں آپ بہت پیاری تھیں۔۔۔ آپ ان کو بہت وقت دیتے تھے۔۔۔ جب تشریف لاتیں تو حضور مرحبا فرما کر سیدہ کا استقبال فرماتے تھے۔۔۔ اور مسکرا کر ان سے ملاقات فرماتے تھے، سینہ کشادہ فرما کر ملتے اور اپنے پاس سب سے عمدہ اور پیاری جگہ پر ان کو بٹھاتے تھے۔۔۔

(۵) ایک خصوصیت صرف آپ میں تھی، آپ کو کبھی ماہواری اور ولادت کے بعد، غیر طہارت کے ایام نہیں ہوتے، اسی وجہ سے آپ کی کوئی نماز کبھی نہ رہی، پاکیزگی سے زندگی بھر ہر نماز پڑھی۔۔۔ جب سے آپ پر اپنے رب سے سرگوشی فرض ہوئی اس وقت سے آخری لمحہ تک یہی حال رہا۔۔۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(٦) آپ خود، آپ کے شوہر، اور آپ کے دونوں شہزادے، نبی طاہر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ان اہل بیت میں شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے غالب شرف سے خاص فرمایا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دائمی توقیر و اکرام کو پڑھتے ہوئے فرمایا: ''انما یرید اللہ''۔۔۔ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! اللہ تم سے پلیدی کو دور ہی رکھے اور تمہیں خوب صاف کردے۔

(٧) جس کا تعلق ان کے ساتھ کسی بھی سبب یا نسب سے ہوگیا، تو وہ ایسے سبب سے تعلق والا ہوگیا، جو سید عرب وعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبھی ختم ہی نہیں ہوسکتا۔۔۔ وہ ہستی کہ جن پر بہ زبان عربی نزول قرآن ہوا، یعنی سیدنا محمد، امام ہر رسول و نبی، خود فرماتے ہیں: قیامت کے دن ہر نسب وسبب کٹ جائے فا، مگر میرا نسب باقی رہے گا۔

(٨) اس بات میں تو کوئی شک ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ ہر زاویہ، ہر سمت، ہر صفت، ہر کلام اور ہر عمل میں، حضور سے بہت مشابہ تھیں۔

(٩) آپ اپنے والد مکرم و معظم کی دعا کی برکت سے کبھی بھوکی نہ رہیں۔۔۔ یہ دعا حضور سے آپ نے خود سنی تھی، نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے اللہ! بھوک مٹا کر شکم پُر فرمانے والے، اے حاجت روا!۔۔۔ اے عزت بڑھانے والے!۔۔۔ فاطمہ بنت محمد کو کبھی بھوکا نہ رکھنا۔۔۔ آپ فرماتی ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھوکی نہ رہی۔۔۔

(١٠) آپ کے محترم شوہر کو اللہ تعالیٰ نے واضح فضیلت اور عالی قدر و منزلت عطا فرمائی، خود سید المرسلین نے فرمایا: تمہارے شوہر دنیا میں سردار ہیں اور آخرت میں صالحین سے ہیں۔

(١١) ان کی فضیلت تمام اہل محشر پر نمایاں ہوگی، جب منادی ندا کرے گا، اے لوگو! اے محشر والو! اپنی آنکھیں بند کرلو، جب تک سیدہ فاطمہ گزر جائیں۔

رضی اللہ عن فاطمة الزهراء وارضاها. وصلی الله تعالیٰ سیدنا محمد وآلہ ازکی صلوة وانماها اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلیٰ آله۔

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

تیرھویں فصل

معطر سیرت سیدہ پر مہر، تین سبق

اس معطر سیرت کے باغوں اور اس روشن مدرسہ کے میدان سے ہم اسباق سے کرن لیتے ہیں جن سے دلوں کو اطمینان ملے گا اور نفوس مہذب ہوں گے۔ فی الحال ہم تین روشن و بلند سبق لیتے ہیں جو پوری امت محمدیہ کے لیے روشن چراغ ہیں۔۔۔ ان اسباق کو خاموشی سے پھیلاؤ اور خود بھی ہوشیار رہو۔۔۔ ان کو پھیلانا اس حکم کی تعمیل ہے، جو رب کریم نے فرمایا: جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں، اس سے باز رہو۔

ان عالیشان اسباق میں:

پہلا سبق: سیرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، کہ ان کی اعلیٰ صفات کو اپنائیں اور ان کے اخلاق جلیلہ پر چلیں۔۔۔ ان میں سب سے قوی صفت یہ ہے کہ قلب سلامت رہے اور زبان محفوظ رہے۔۔۔ ان کی زبان سے کبھی کوئی ناحق کلمہ نہیں نکلا۔۔۔ انہوں نے سچ کے سوا کچھ نہ فرمایا۔۔۔ اُن کی مقدس زبان، مذمت کی بیماریوں سے محفوظ تھی۔۔۔ نہ کذب۔۔۔ نہ غیبت۔۔۔ نہ چغلی۔۔۔ قول میں سچی۔۔۔ فعل میں سچی۔۔۔ ایسی کہ خود حضرت صدیقہ طاہرہ، طیبہ سیدہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمائیں، اور ان کی شان وعظمت پر گواہی دیں کہ۔۔۔ سوائے والد فاطمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میں نے کسی کو فاطمہ سے زیادہ سچا نہ دیکھا نہ پایا۔۔۔

اور وہ سیدہ ایسی کیوں نہ ہوتیں؟۔۔۔ آپ نے افضل اخلاق اور آداب کی خوبیاں اپنے والد مکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سیکھیں۔۔۔ اللہ نے فرمایا: اور کیا وہ جانتا ہے، جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا، حق یہ ہے۔۔۔ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے، نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے۔ (الرعد:١٩)

دوسرا سبق: جو ہم ہر ماں باپ کی طرف ہدیہ کر رہے ہیں، تا کہ وہ اپنے بیٹوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور بیٹیوں کو نگاہ میں رکھیں۔۔۔ اور ان کو نیکیوں کی طرف لگائیں، غور کریں! حضرت علی مرتضیٰ۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، کس قدر علم و یقین اور دین داری میں ہر طرح سے استقامت اور ثبات رکھتے تھے۔۔۔ اس کے باوجود نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب کبھی بی بی فاطمہ کے دروازے کے پاس سے فجر کی نماز کو تشریف لے جاتے، گزرتے تو۔۔۔ فرماتے تھے: اے گھر والو! (نماز) حالانکہ رب کریم کا فرمان ہے، اللہ تو یہی ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے پلیدی دور فرمادے اور تمہیں خوب ستھرا کردے'' تو ہمارے لیے بھی نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ایک نمونہ کامل ہے، بلکہ اس میں بھی ہے کہ ہم بھی نیک کاموں کی ترغیب دیا کریں۔۔۔ بلکہ ایک نمونہ اور مثال یہ بھی ہے کہ اہل بیت نبوت، کس طرح حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت و پیروی میں رہتے ہیں۔۔۔ تو اے ماں باپ! اپنی اولاد اور اپنے جگر کے ٹکڑوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کو بچپن ہی سے اچھے کاموں کا حکم دو تاکہ وہ عادی ہوجائیں، اور ان کی نشوونما، اسی پر ہو۔۔۔ آدمی میں وہی چیز پروان چڑھتی ہے، جس کا عادی اس کے (ماں) باپ بنادیں۔۔۔ اس طرح یہ اولاد بہت ہی سعادت مند زندگی گزارتی ہے، جس میں نہ کوئی مشقت ہوگی نہ بربادی۔۔۔ (اللہ کے پاس ثواب! اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے)۔ (آل عمران:۱۹۵)

تیسرا سبق: جو ہم ان مومن عورتوں کی طرف ہدیہ کرتے ہیں کہ جو نہ صرف فرمانبردار ہیں بلکہ اپنی پارسائی پر نگاہ رکھنے والی ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ اتنی بچ کر چلیں کہ ان کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔۔۔ تاکہ وہ بے باک، بداخلاق اور بددین لوگوں کی دعوت سے محفوظ رہیں۔۔۔ جو کہ عورتوں کے سامنے، بے پردگی کو زینت بنا کر پیش کرتے ہیں۔۔۔ اور ان کو دین اور آداب سے سرکشی پر آمادی کرتے ہیں۔۔۔ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ کان لگا کر، غور سے وہ باتیں سنیں کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کس طرح اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک سوال کیا اور انہوں نے کیا جواب دیا: آپ نے سیدہ فاطمہ سے پوچھا: ''ماخیر للمرأة'' عورت کے لیے اچھا کیا ہے؟ سیدہ نے جواب میں فرمایا: ''الا تری الرجال، ولا الرجال یروھا'' عورت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مردوں کو نہ دیکھے اور مرد عورتوں کو نہ دیکھیں۔ نبی مکرم رحمت ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس شاندار اور جاندار جواب پر بہت مسرور ہوئے۔۔۔ اور سیدہ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: ''انما فاطمة بَضْعَةٌ منی'' بے شک فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ سیدہ فاطمہ نے اس طرح ہر مؤمن عورت کے لیے ایک امن کا راستہ مقرر فرما دیا، کہ اس پر عمل کرے، تو کوئی عورت نہ فتنہ میں ڈالے اور نہ فتنے میں پڑے۔ اے لوگو! اس سوال، جواب پر بہ غور نگاہ ڈالو اور اس پر عمل کرو، اچھی جزا پانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ ''اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ﴿۲۹﴾'' وہ لوگ جنہوں نے ایمان لا کر نیک کام کیے، ان کے لیے خوشی ہے اور بہترین جزا اور ثواب ہے۔ (الرعد:۲۹) [1]

اب یہاں قلم رک گیا ہے۔۔۔ جو چیز اس قلم کی طاقت میں نہیں ہے، وہاں کیسے چلے۔۔۔ یہ قلم کس طرح، بحر محیط کے موتیوں کا احاطہ کرے۔۔۔ کیونکہ سیدہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب اور ان کی اعلیٰ زندگی کے اسباق ایک گہرا سمندر ہے۔۔۔ جس کا کوئی ساحل اور کنارا نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنے والد گرامی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شرف و بزرگی کے سمندر سے موجیں لیتی ہیں۔۔۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔ اس چھوٹے سے عمل سے سیرت زہرا فاطمہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے موتیوں کے ہاروں کی لڑیاں، بن گئیں، ان میں جو حق وصواب ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی توفیق کرتا ہوں اور شکر گزار ہوں۔۔۔ اور جو اس بیان میں کہیں خطا ہوگئی، تو وہ میری طرف سے ہے۔۔۔ اس پر اللہ سے توبہ کرتا اور مغفرت کا طالب ہوں۔۔۔ کہ انسان

---

[1] طوبیٰ بشارت ہے، راحت و نعمت، خرمی، خوش حالی کی۔۔۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ''طوبیٰ'' جنتی زبان میں جنت کا نام ہے۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ، طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے۔۔۔ جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا، یہ درخت جنت عدن میں ہے۔۔۔ اور اس کی اصل یعنی جڑ سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ایوان معلّٰی میں، اور اس کی شاخیں جنت کے ہر خرقہ اور مقر میں ہیں، اس میں سیاہی کے علاوہ ہر قسم کے رنگ اور خوشنمائیاں ہیں۔۔۔ ہر طرح کے میوے اور پھل اس میں کھلے ہیں۔۔۔ اس کی جڑ سے کافور، سلسبیل کی نہریں، جاری ہیں۔ (خزائن العرفان سورۃ الرعد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سے خطا بھی ہوتی ہے اور سیدھا بھی چلتا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ معاف فرماتا اور ثواب دیتا ہے۔۔۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے تعریف عطا فرمائی۔۔۔ کہ اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اس طرف رجوع کرتا ہوں۔۔۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آخری اور چودھویں فصل

دُعا اور وسیلہ

تمام حمد اللہ کے لیے ہے، جو واحد (ایک) ہے۔۔۔ احد (ایک ہی) ہے۔۔۔ یکتا ہے۔۔۔ بے نیاز ہے۔۔۔ نہ اس کی کوئی اولاد۔۔۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔۔۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔۔۔ اے اللہ! تیرے لیے اسی طرح حمد ہے، جیسی واجب ہے، تیرے لیے وہی حمد ہے، جو تو پسند فرماتا ہے۔۔۔ اے اللہ! جو تو نے نعمت عطا فرمائی، اسے زیادہ فرما۔۔۔ اور جو زیادہ دی اس میں برکت عطا فرما۔۔۔ اس عطا اور زیادہ عطا۔۔۔ اور برکت پر بھی تیرے لیے حمد ہے۔۔۔

اے اللہ ہمارے آقا! سردار محمد پر، جو کہ ہر نبی و رسول کے امام ہیں، ایسی رحمت بھیج، جس سے ہم اپنا مقصود پا لیں۔۔۔ اور اپنی آرزو کو حاصل کر لیں۔۔۔ بلکہ آرزو سے زیادہ مل جائے۔۔۔ اور تعریف تو سب اللہ ہی کے لیے ہے، جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔۔۔ بلکہ ہمارے کہنے سے بہت بہتر۔۔۔ اے اللہ! ہمارے سردار! محمد مختار!۔۔۔ ان کی آل اطہار۔۔۔ ان کے اصحاب اخیار پر رحمت بھیج۔۔۔ جب تک دن و رات آتے جاتے رہیں۔۔۔ ایسی رحمت کہ جس سے ہماری حاجتیں پوری ہوں اور اس کے سبب تو ہمیں حسن اختیار عطا فرمائے۔۔۔ چونکہ جو تو چاہتا ہے، وہی پسند فرماتا ہے۔

اے اللہ! درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو صاحب مقام محمود، مالک حوض موردو (جہاں سب حاضر ہوں گے) اور صاحب "**لِواء معقود**" (جس پرچم کا آپ سے وعدہ کیا گیا) ہیں۔۔۔ جو والد ہونے کی نسبت سے اکرم ہیں۔۔۔ اور مولود ہونے کی نسبت سے اعظم ہیں۔۔۔ اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی نازل فرما، جن کی پہچان، ان کی پیشانیوں میں اثر سجود ہیں۔۔۔ ایسا صلوٰۃ و سلام جن کے ذریعے ہماری پہنچ تا مقصود ہے۔۔۔ تیرے فضل و کرم سے ہی یہ سب اے کریم و ودود ہے۔۔۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے موجبات (یقین کی کیفیات) اور اپنے حق میں تیری رحمت کے یقینی فیصلے مانگتے ہیں۔۔۔ ہر گناہ سے سلامت رہنا۔۔۔ اور ہر نیکی سے غنیمت مانگتے ہیں، حصول جنت میں کامیابی۔۔۔ اور نار سے نجات مانگتے ہیں۔۔۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے۔۔۔ گناہوں کو معاف فرمادے۔۔۔ ہم ابرار کے ساتھ موت ہونا مانگتے ہیں۔۔۔ اے اللہ! اے! ''دائم لم یزل'' ہمیشہ رہنے والے۔۔۔ ہمارے اور ہمارے اگلوں کے آباء واجداد کے حقیقی معبود۔۔۔ اے حی!۔۔۔ اے قیوم!۔۔۔ تمام ہموم وغموم (رنج وغم) میں ہماری کفایت فرما۔۔۔ اے اکرم الاکرمین! یہ سب تیرے ہی فضل وکرم سے ہے۔۔۔ اے پروردگار! ہمیں بہت جزا دے اور ہمیں مسلمان فوت فرما۔

اے اللہ! جو ہر چیز کو کافی ہے۔۔۔ اور اس کی طرف سے کوئی اور کافی نہیں۔۔۔ اے رب محمد!۔۔۔ ہمارے دَین (قرض) ختم فرما۔۔۔ اور اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے ہمیں قرۃ عین (آنکھوں کی ٹھنڈک) بنادے۔۔۔ اور ہمیں ان کے ساتھ ہی، اے رب العالمین! بھلائی اور لطف میں اٹھا کر حشر میں جمع فرما۔۔۔

اے اللہ! ہماری حاجتیں ہیں کثیر۔۔۔ اور تو ہے عالم وخبیر۔۔۔ تو ہمیں ہماری حاجتیں، اچھی طرح پوری کرنے کی توفیق دے اور ہمارے لیے ان میں آسانی فرما کہ تیری ذات پر، ان میں سے ہر کام ہے آسان ویسیر ''اے ہمارے رب! ہمارے لیے نور پوار کردے، اور ہمیں بخش دے، بے شک تو ہر چیز پر ہے قدیر (قدرت رکھتا ہے)''۔
(التحریم:۸)

اے اللہ! اے رنج وغم کو کھولنے والے، وسعت دینے والے، ضرورتمندوں کی دعا قبول فرمانے والے، اے رحمن! دنیا وآخرت، اے رحیم! دنیا وآخرت۔۔۔ ہم پر اور سب مسلمانوں پر، لطف فرما، مہربانی فرما۔۔۔ ہمیں اور ان کو دنیا ودیں کے شر کے مصائب سے محفوظ فرما۔۔۔ اے اللہ! مصیبت زدہ مسلمانوں پر کشادگی فرما۔۔۔ ان پر جو جنگ، مصیبت وکرب، اور ذلت آتی ہیں، ان سے دور فرما۔۔۔ اے اللہ جلد کشادگی عطا فرما۔۔۔ اور مسلمانوں سے تنگی اور حرج کو دور فرما۔۔۔ اے اولوں کے اول! اے آخروں

کے آخر!۔۔۔ اے وقت متین والے!۔۔۔ اے مساکین پر رحم فرمانے والے! اے میرے مہربانی فرمانے والے!۔۔۔ ''اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے، اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے ہر کام میں کیں، انہیں بخش دے، اور ہمارے قدم جما دے، اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے''۔ (آل عمران:۱۴۷)

اے اللہ! دشواریوں کو ہمارے لیے مطیع و مسخر کر دے۔۔۔ اسباب کو آسان کر دے۔۔۔ ہر در سے ہمارے لیے خیر جاری فرما دے۔۔۔ ہمیں اور ہمارے ماں باپ کو بخش دے۔۔۔ ہماری توبہ قبول فرما۔۔۔ بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے۔۔۔ میرے والدین کو بخش دے سارے مومنوں کو بخش دے۔۔۔ جس دن حساب قائم ہو۔۔۔ اے اللہ! ہماری اولاد میں برکت دے، ان کی حفاظت فرما۔۔۔ ان کو راہ ہدایت پر چلا۔۔۔ ان کی اصلاح فرما۔۔۔ ان کو اچھی زندگی کے ساتھ زندہ رکھ۔۔۔ ہمیں اور ان کو اپنی اطاعت کی توفیق دے۔۔۔ ان کی نیکی ہمیں بھی عطا فرما۔۔۔ اور ہمیں ڈرنے والوں میں آگے رکھ۔۔۔

اے اللہ! جس نے ہمیں اس بابرکت محفل میں، تیرے ذکر، تیری کتاب کی تلاوت۔۔۔ تیرے پیارے نبی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے درود و سلام کو جمع کیا۔۔۔ تو ہم تیری بارگاہ میں اسے ہر حال، مستقبل و حال میں اصلاح کے لیے سوال کرتے ہیں۔۔۔ تو اس کو اس کی امیدیں بلکہ اس سے زیادہ عطا فرما۔۔۔ اور اس کے لیے، اہل میں، مال میں، عیال میں برکت عطا فرما۔۔۔ اے اللہ! جس نے بھی بہ نیت صالحہ، اس مبارک مجلس کے انعقاد میں کوشش کی ہیں۔۔۔ ہم سوال کرتے ہیں، تیری مقدس بارگاہ میں، ان کو ان کی نیت پر عطا فرما۔۔۔ آخرت کی بھی۔۔۔ دنیا کی بھی۔۔۔ اور تمام حاضرین کو عطا فرما۔۔۔ ہم میں سے بھی اور ان میں سے بھی، ہر ایک کو اس کا مطلوب اور مقصود عطا فرما۔۔۔ جس پر تو راضی ہو اور جو تجھے پسند آئے۔۔۔ اے ذوالجلال والاکرام!۔۔۔

اے اللہ! اے دانے اور گٹھلی کو چیر کر روزی دینے والے! ہم میں سے ہر ایک کو اس کی نیت کے مطابق خیر عطا فرما۔۔۔ اے اللہ! تو ہمارے دلوں کے راز جانتا ہے۔۔۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کی اصلاح فرمادے۔۔۔ ہمارے گناہوں کو جانتا ہے تو ان کو معاف فرمادے۔۔۔ ہمارے عیب جانتا ہے، تو ان کو چھپا دے، ہماری حاجات جانتا ہے۔۔۔ تو ان کو پورا کردے۔۔۔ اوران میں آسانی فرمادے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین سبحان ربك رب العزة عما یصفون، وسلام علی المرسلین، والحمد للہ رب العالمین۔

(ترجمہ پورا ہوا)

بہ قلم العبد القادری احمد میاں برکاتی غفرہ الحمید

۷ ربیع الاول شریف ۱۴۳۸ھ / ۷ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز بدھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جہیز کی شرعی حیثیت

از: مفتی احمد میاں برکاتی (مترجم کتاب ہٰذا)

جہیز کے لغوی معنی تیار کرنا اور مہیا کرنا ہیں اور لغت کے لحاظ سے اس کے دوسرے معنی ہیں، مردے کی تجہیز و تکفین کرنا اور دولہن کا سامان تیار کرنا، [۱] اور جب بظاہر ایک لفظ کے دو معنی آپس میں مطابق نظر آئیں تو ان میں آپس میں معنوی تعلق ضرور ہوتا ہے۔ لفظ جہیز کے معنی میں مردے اور دولہن کا سامان مشترک ہونا واضح کرتا ہے کہ جس طرح مردے کے گھر والے، مردے کے آخری سامان کو جہیز کہتے ہیں، اسی طرح دولہن کا سامان بھی گویا دولہن کے والدین یا سرپرستوں کی جانب سے اس گھر سے اس کا آخری سامان ہے کہ اب یہ گھر دولہن کا نہ رہا بلکہ دولہن نئے گھر میں جارہی ہے، اور شریعت کی اصطلاح میں جہیز کے معنی ہیں: وہ سامان جو نکاح کے بعد دولہن کی ملکیت میں دے دیا جائے، [۲] ردالمحتار میں ہے: ''فان کل احد یعلم ان الجهاز ملك المرأة''۔ [۳]

جہیز کی حیثیت رواجی بھی ہے اور شرعی بھی، شرعی لحاظ سے جہیز اولاد کے ان حقوق میں سے ہے جو شریعت نے والدین پر واجب کیے ہیں۔ اس حق کا نام شریعت میں حضانت (حق پرورش) رکھا گیا، لڑکی کے جہیز کو حضانت کا آخری حصہ کہا جاسکتا ہے۔ امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی، لڑکی کے وہ ۸۰، حقوق جو احادیث میں آئے ہیں بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لڑکی کو لباس و زیور سے آراستہ کرے کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں، [۴] چنانچہ حماد بن زید کی روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے

---

[۱] المعجم الاعظم محمد حسن اعظمی جلد نمبر ۱، صفحہ ۵۰۸، المنجد اویس معلوف، صفحہ ۱۰۲، لغات الحدیث وحید الزماں جلد ۱، صفحہ ۱۳۹

[۲] فتاویٰ رضویہ امام احمد رضا خاں، جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۳۲۶

[۳] من ردالمحتار فی الفتاویٰ الرضویہ جلد نمبر ۵، صفحہ ۳۲۶

[۴] مشعلۃ الارشاد، امام احمد رضا خان، صفحہ نمبر ۶ حقوق الاولاد، مفتی محمد خلیل خاں صفحہ ۳۴

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گھر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں خرمہروں (عقیق کا ایک ہار تھا)، فرمایا: میں یہ ہار اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے، عورتیں بولیں، آپ یہ ہار حضرت ابوبکر کی بیٹی (حضرت عائشہ) کو دیں گے، لیکن آپ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابوالعاص (اپنی نواسی) کو بلا کر اپنے ہاتھ سے یہ ہار ان کے باندھ دیا۔[۱] حضرت عبداللہ بن زبیر اپنی والدہ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتی ہیں کہ: نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تحفہ میں زیورات بھیجے، جن میں سونے کی ایک انگوٹھی بھی تھی، آپ نے سب سے منہ پھیر کر وہ لی اور اپنی نواسی امامہ بنت زینب زوجہ حضرت ابوالعاص کو بھیج دی اور فرمایا: پیاری بچی اسے پہن لو۔[۲]

گویا جب تک لڑکی والد یا سرپرست کی پرورش میں ہے، والد اور سرپرست پر لازم ہے کہ وہ اس کی صحت، لباس وزیور کا اہتمام رکھے اور جب اسے رخصت کرنے لگے تو بغیر لباس وزیور یوں ہی گھر سے نہ نکال دے، بلکہ بنا سنوار کر بھیجے تا کہ اس کا آنے والا رفیق حیات اس کی جانب پہلی ہی مرتبہ میں مائل ہو جائے اور اس وجہ سے حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی بنات مطہرات (صاحبزادیوں) کو نکاح کے وقت جہیز عنایت فرمایا اور عملی طور پر تعلیم دیتے ہوئے، جہیز دینا اپنی سنت قرار دے دیا۔

بنات مصطفیٰ کا جہیز

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک قیمتی ہار جو یمنی عقیق کا تھا، اپنی پیاری بیٹی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہیز میں دیا اس ہار کا تذکرہ تمام کتب تاریخ وسیر میں اس حوالے سے موجود ہے کہ یہی ہار حضرت زینب نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص کی رہائی کے لیے فدیہ میں بھیجا، اور حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا: اگر مناسب سمجھو تو یہ ہار حضرت زینب کو واپس بھیج دو، یہ اس کی ماں کی نشانی ہے، ابوالعاص کا فدیہ صرف یہ ہے کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینب کو فوراً مدینہ بھیج دیں۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فرمانِ

---

[۱] طبقات ابن سعد جلد نمبر ۸، صفحہ نمبر ۶۰

[۲] طبقات ابن سعد جلد نمبر ۸، صفحہ نمبر ۶۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سر تسلیم خم کیا، [1] پھر حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جہیز دیا، مگر کتب تاریخ و سیر میں اس کی تفصیل نہیں ملتی۔

ہاں خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ۲ ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا، تو اس وقت حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو جہیز اپنی سب سے پیاری بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمایا، اس کی تفصیل کتابوں میں موجود ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں:

''اخبرنا عفان حدثنا حماد بن سلمه عن عطاء بن السائب عن ابیه عن علی ان رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لما زوجه فاطمه بعث معها بخمیله ووسادۃ ادم حشوها ورحائین وسقائین'' [2] عطاء بن سائب نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ان (حضرت علی) سے کیا تو حضرت فاطمہ کے ساتھ (جہیز میں) ایک چادر روئیں دار (نرم ملائم) چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کا ریشہ یا چھال بھری ہوئی تھی دو چکیاں اور دو مشک بھیجیں۔ طبقات کی روایت میں دو مشک کی جگہ ایک مشک اور اس کے ساتھ دو گھڑوں کا ذکر ہے۔ [3]

محمد بن موسیٰ عون بن علی بن ابی طالب سے اور وہ ام جعفر سے وہ حضرت اسماء بنت عمیس (زوجہ ابوبکر صدیق) سے بیان کرتے ہیں: جب تمہاری دادی (حضرت) فاطمہ کو بنا سنوار کر تمہارے دادا (حضرت) علی کے پاس بھیجا تو ان دونوں کے بستر اور تکیوں میں کھجور کی چھال کا بھراؤ تھا۔ [4]

جعفر بن محمد کی روایت ہے کہ جب حضرت علی کے پاس حضرت فاطمہ آئیں تو ان دونوں کا بستر ایک مینڈھے کی کھال تھی اور تکیے چمڑے کے تھے، جن میں کھجور کی چھال

---

[1] تذکار صحابیات، طالب ہاشمی صفحہ ۱۱۶، طبقات ابن سعد صفحہ ۵۰، جلد نمبر ۸، بنات مصطفی امیر بخش عاربی صفحہ ۱۵

[2] الاصابہ فی تمیز الصحابہ، امام شہاب الدین عسقلانی، جلد ۴، صفحہ ۳۷۹

[3] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۲

[4] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۰

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بھری ہوئی تھی۔ [1]

عکرمہ کی روایت جو طبقات ابن سعد میں غالباً کے ساتھ ہے، یہ ہے کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت علی کا حضرت فاطمہ سے نکاح کرایا، تو جہیز میں تاروں سے بندھی ہوئی چارپائی، چمڑے کا تکیہ چھال بھرا، چمڑے کا ایک لگن اور ایک گھڑا تھا۔ [2]

حضرت ام ایمن فرماتی ہیں: حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے جہیز کی تیاری کا حکم فرمایا، تو میں نے جو جہیز حضرت فاطمہ کے لیے تیار کیا اس میں ایک تکیہ بھی تھا، جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے، ایک دری تھی جو آپ کے گھر میں بچھادی گئی۔ [3]

دارم بن عبدالرحمن بن ثعلبہ ایک انصاری کی روایت سے اپنی دادی کی بات بتاتے ہوئے کہتی ہیں: میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے حضرت فاطمہ کو دولہن بنایا تھا، آپ کو دو چادریں دی گئی تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور چاندی کے دو بازو بند تھے، پھر ہم حضرت علی کے گھر چلی گئیں تو گھر میں چبوترے پر بکری کی ایک کھال تھی اور ایک تکیہ کھجور کی چال بھرا تھا اور ایک مشکیزہ ایک چھلنی، ایک رومال اور ایک پیالہ تھا۔ [4]

علامہ نور بخش توکلی نے جہیز میں ان چیزوں کا تذکرہ کیا ہے: ایک لحاف، ایک چمڑے کا تکیہ چھال بھرا، دو چکیاں، ایک مشک، دو گھڑے۔ [5]

شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جہیز میں ایک پلنگ اور ایک بستر دیا، شبلی نے اصابہ کے حوالے سے ایک چادر دو چکیاں اور ایک مشک کا ذکر بھی کیا ہے۔ [6]

جبکہ اصابہ کی روایت پیچھے گزری جس میں دو مشک کا تذکرہ ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۰

[2] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۱

[3] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۱

[4] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۲

[5] سیرت رسول عربی نور بخش توکلی صفحہ نمبر ۶۱۹

[6] سیرۃ النبی شبلی نعمانی، جلد ۲، صفحہ ۴۲۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

جہیز فاطمی کی تفصیل

سیرت کی ایک اور کتاب میں جہیز کی تفصیل اس طرح ہے:

(۱) ایک بستر مصری کپڑے کا جس میں اون بھری ہوئی تھی،

(۲) ایک نقشی تخت یا پلنگ،

(۳) ایک چمڑے کا تکیہ، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی،

(۴) ایک مشکیزہ،

(۵) دو مٹی کے برتن (یا گھڑے) پانی کے لیے،

(۶) ایک چکی،

(۷) ایک پیالہ،

(۸) دو چادریں،

(۹) دو بازو بند (نقرئی)،

(۱۰) ایک جائے نماز۔[۱]

امیر عابش عاربی نے لکھا ہے کہ مصری کپڑے کے بستر میں روئی بھری ہوئی تھی۔ نیز انہوں نے دو پیالے لکھے ہیں۔[۲] ایک روایت میں حضرت علی سے یہ بات منسوب ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی صاحبزادی کو جہیز میں سیاہ رنگ کی ایک چادر، ایک مشک اور ایک تکیہ دیا جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔[۳]

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سیدہ فاطمہ کو جہیز میں ایک مشک، ایک چکی اور ایک مخطط (دھاری دار) کمبل دیا۔[۴] ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤخر الذکر دس چیزوں کے علاوہ جو اور چیزیں تھیں وہ یہ ہیں:

(۱۱) چمڑے کا لگن،

---

[۱] تذکار صحابیات، طالب الہاشمی صفحہ نمبر ۱۳۲۔ ۱۳۳

[۲] بنات مصطفیٰ، ملک امیر بخش عاربی صفحہ ۵۶

[۳] نسائی شریف عربی صفحہ ۷۵، سیرت فاطمۃ الزہرا، صفحہ ۹۷، مسند امام احمد بن حنبل جلد ۱، صفحہ ۱۰۸

[۴] مسند امام احمد بن حنبل، سیرت فاطمہ طالب ہاشمی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(۱۲) چھلنی،

(۱۳) رومال،

(۱۴) دھاری دار کمبل۔

غرضیکہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی لختِ جگر، نورِ نظر، خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے دستِ مبارک سے اپنے پاس سے جہیز عطا فرمادیا۔ حضرت خاتون جنت کا نکاح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واقعہ بدر کے بعد اور احد سے پہلے ہوا تھا۔ [1]

اس زمانہ کے دستور کے مطابق یہ جہیز دیا گیا، آج کے زمانے میں جو جہیز اس کے قریب قریب ہوسکتا ہے، اس کی تفصیل یوں ہوسکتی ہے۔

جہیز فاطمی	موجودہ جہیز
(۱) بستر مصری کپڑے کا اون یا روئی بھرا ہوا	(۱) فوم یا روئی کا عمدہ گدا
(۲) نقشی پلنگ یا تخت	(۲) مسہری نواڑ کی یا لکڑی کا بیڈ
(۳) چمڑے کا تکیہ	(۳) روئی یا فوم یا تکیہ اور گاؤ تکیہ
(۴) مشکیزہ	(۴) واٹر کولر، پانی کی ٹنکی (ریفریجریٹر بھی اس میں آسکتا ہے)
(۵) دو مٹی کے برتن یا گھڑے	(۵) بالٹی پانی کے لیے
(۶) ایک چکی یا دو چکیاں	(۶) جوسر، گرینڈر
(۷) پیالہ ایک یا دو	(۷) کراکری کا سامان، ڈنر سیٹ شیشہ، ملامین، اسٹیل، سلور وغیرہ بشمول جگ گلاس، چائے کافی سیٹ
(۸) دو چادریں	(۸) بیڈ شیٹ، چادریں ہر طرح کی

[1] رحمۃ اللعالمین، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، جلد نمبر ۲، صفحہ ۱۲۳

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(۹) دو بازو بند نقرئی [1]	(۹) چوڑیاں، زیورات سونے چاندی شیشہ کے، ہر طرح کے
(۱۰) جائے نماز	(۱۰) جائے نماز مخملی یا کارپٹ کی مع دوپٹہ
(۱۱) چمڑے کا لگن	(۱۱) ٹب پانی کے لیے
(۱۲) چھلنی	(۱۲) چھلنی آٹے کی، چائے کی، چاول پسارنے کی
(۱۳) رومال (کئی چیزوں میں کام آتا ہے)	(۱۳) اوڑھنے کی چادر، دری فرش، صوفہ سیٹ، کرسی سیٹ
(۱۴) دھاری دار کمبل	(۱۴) لحاف، کمبل اونی، ریشمی

یہ ہے کہ ان چیزوں کو کسی بوری یا تھیلے میں رکھا گیا ہوگا، تو اس کی ضرورت کے لیے صندوق، سوٹ کیس اور الماری میں حرج نہیں ہے۔

جہیز کون دے؟

بعض لوگ والدین کی طرف سے جہیز پر اعتراض کرتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مال کے بارے میں پوچھا اور زرہ فروخت کروائی اور اس رقم سے جہیز کا سامان منگوایا۔ اسی طرح جہیز کی ذمہ داری دولہا پر ہوتی ہے۔ چنانچہ سرحد وغیرہ میں ایسا ہی رواج ہے، لیکن اوپر جو روایات پیش کی گئی ہیں وہ اس خیال کی نفی کرتی ہیں۔ وہ روایات جن میں زرہ کی فروخت کا ذکر ہے، کم وبیش ایک سے الفاظ کی ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: تمہارے پاس

---

[1] بازو بند چاندی، کا رواج ہمارے علاقوں میں، یوپی، بہار، سرحد، گلگت، سوات میں ہے، بعض جگہ اب یہ متروک ہے، سندھ و بلوچستان میں بعض علماء کا خیال ہے کہ سندھ میں زیورات بھی عرب سے آئے ہیں اور سندھ میں بازو بند کا استعمال نہیں ہے، تو بازو بند سے مراد کڑے یا چوڑیاں ہیں، لیکن راقم عرض کرتا ہے کہ سندھ میں بعض نومسلم جو کولی تھے، ان کی عورتیں اب بھی بازو بند استعمال کرتی ہیں تو یہ سندھ کا رواج بھی ہے۔ برکاتی غفرلہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مہر ادا کرنے کی کوئی چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: نہیں! حضور نے فرمایا: وہ حطمی زرہ کہاں ہے؟ جو میں نے تم کو دی تھی، وہی مہر میں دے دو، اس زرہ کی قیمت چار سو درہم تھی، چنانچہ اس زرہ کے مہر پر حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے ہو گیا۔ [۱]

علباء بن احمد یشکری راوی: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اونٹ اور کچھ خانگی سامان چار سو اسی درہم میں فروخت کیا، نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: دو تہائی درہموں کی خوشبو خرید لو اور ایک تہائی کا دیگر سامان فراہم کر لو۔ [۲] جعفر بن محمد روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مہر میں لوہے کی ایک زرہ اور ایک بوسیدہ چادر دی۔ [۳] جابر، محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے ایک بکری کے چمڑے اور ایک بوسیدہ چادر پر نکاح کیا۔ [۴]

عکرمہ کہتے ہیں: جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت علی کا حضرت فاطمہ سے نکاح کرایا، تو آپ نے فرمایا: فاطمہ کو کچھ دو (یعنی مہر میں) علی بولے، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس کچھ نہیں! فرمایا: تمہاری حطمیہ زرہ کہاں گئی؟ (وہی دے دو)۔ [۵] چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ زرہ فروخت کی جس کو حضرت عثمان نے چار سو اسی درہم میں خریدا اور حضرت علی نے قیمت لا کر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے ڈال دی، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ بازار سے خوشبوئیں لائیں (اسی رقم سے)۔ [۶] حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد میں یہی زرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تحفہ میں دے دی، حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس زرہ کی قیمت میں سے

---

[۱] عورتوں کی حکایات، ابوالنور محمد بشیر، صفحہ ۱۶۰، اسد الغابہ صفحہ ۵۲۰
[۲] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۳۶
[۳] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۳۸
[۴] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۳۸
[۵] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۳۹
[۶] سیرت النبی، شبلی نعمانی، جلد نمبر ۲، صفحہ ۴۲۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دوتہائی کی خوشبو منگوائی اور ایک تہائی کے لیے فرمایا کہ اسے سامان شادی اور دیگر اشیائے خانہ داری پر خرچ کرو۔ [۱]

مہر اور بری

ان تمام روایات میں تطبیق اس طرح سے ہے کہ زرہ یا اس کی تمام قیمت مہر میں شامل تھی نہ کہ جہیز میں، اس لیے دیگر تمام راوی یا روایات نے جہیز کا ذکر لفظ جہیز سے ہی کیا ہے اور زرہ کے ذکر میں بار بار مہر کی تکرار ہے، اس لیے یہ قیاس کرنا کہ جہیز بھی اسی زرہ کی قیمت سے خریدا گیا، غلط ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ زرہ سے مہر کے علاوہ بری کا سامان ثابت کر دیا جائے اور یہی بات قرین قیاس ہے۔ بہر صورت ثابت یہ ہوا کہ لڑکیوں کو جہیز دینا، حضور نبی اکرم (ﷺ) کی سنت ہے اور اس کا اہتمام والدین یا سرپرست پر لازم ہے اور دولہا یا دولہن کے گھر والوں پر لازم ہے کہ وہ دولہن کو خوشبو میں بسا کر معطر کر دیں۔ اسی وجہ سے قدیم زمانہ سے بڑی بوڑھیاں دولہن کو مایوں کے نام سے بٹھا کر ابٹن اور خوشبو وغیرہ ملواتی ہیں تو یہ فعل بھی سنت ہوا، اگرچہ اس رسم سے مایوں کے موقعہ پر بہت سی غیر شرعی رسومات ہوتی ہیں، جن سے گناہ لازم آتا ہے، تو ان رسوم سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جہیز کے اس تذکرہ کے ساتھ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند اور ضروری باتیں بھی یاد دلائی جائیں جو دولہا دولہن سے متعلق سنت ہیں۔

دولہن کا استقبال و تعظیم

عکرمہ کہتے ہیں: حضرت فاطمہ کی رخصتی کے بعد، حضور اکرم (ﷺ) حضرت علی کے مکان عروسی میں تشریف لائے، پانی منگوایا اور اس میں کلی فرمائی اور اس میں اپنا دست مبارک ڈالا پھر حضرت علی کو بلا کر اس پانی کو آپ کے کندھے پر، سینے پر، اور ہاتھوں پر ڈالا۔ پھر حضرت فاطمہ کو بلایا، آپ شرماتی ہوئی اور کپڑوں میں الجھتی ہوئی تشریف لائیں تو حضور نے ان پر بھی ایسے ہی پانی ڈالا۔ [۲] حضرت ام ایمن کی روایت ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت حضور (ﷺ) کے سامنے بیٹھ گئے، حضور (ﷺ) نے اس

---

[۱] تذکار صحابیات، طالب ہاشمی، صفحہ ۱۳۱

[۲] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

وقت اس پانی میں سے تھوڑا سا پانی حضرت علی کے سینہ پر اور کندھوں کے درمیان چھڑکا، پھر حضرت فاطمہ کو بلایا، وہ تشریف لائیں تو حضور (ﷺ) نے اس پانی میں سے کچھ ان پر بھی چھڑکا۔ [۱] ان ہی احادیث وغیرہا سے فقہا نے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ: جب دولہن کو بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر پانی مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں، اس سے برکت ہوتی ہے۔ [۲]

اچھی اور نیک بیوی کے لیے نمونہ

ایک نہایت صحیح حدیث جسے نسائی کے سوا باقی جملہ صحاح میں روایت کیا گیا ہے، یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ نے ایک روز ابن عبدالواحد سے فرمایا، میں تجھ کو فاطمہ بنت الرسول (ﷺ) کی ایک بات سناؤں، جو سارے کنبہ میں نبی اکرم (ﷺ) کو بہت پیاری تھیں؟ ابن عبدالواحد نے کہا: ہاں! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: فاطمہ نے اتنی چکی پیسی کہ ہاتھوں میں نشان پڑ گئے، پانی کے لیے مشک اٹھائی کہ گردن پر نشان پڑ گیا، گھر میں جھاڑو دی کہ سب کپڑے میلے ہو گئے۔ [۳]

آج کی بیویوں اور دولہنوں کے لیے یہ ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

حضرت فاطمۃ الزہرا کا گھر

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر ان گھروں میں واقع تھا جہاں اردگرد قبرستان تھا، حضور (ﷺ) تقریباً ہر روز، آپ کے گھر تشریف لاتے اور گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر سلام کرتے اور ان کو آیہ تطہیر سنا کر بشارت دیتے تھے، حضور نبی اکرم (ﷺ) کا یہ بھی معمول تھا کہ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ کے گھر جاتے۔ ایک دفعہ سفر سے واپس آئے تو دیکھا کہ سیدہ فاطمہ نے کچھ زیور پہنے ہوئے ہیں، چاندی کے جھمکے، گلو بند، اور ہاتھوں میں چوڑیاں، پھر گھر میں

---

[۱] طبقات ابن سعد، جلد ۸، صفحہ ۴۱

[۲] فتاویٰ رضویہ، امام احمد رضا خان بریلوی، جلد ۱، صفحہ ۴۵۵، سنی بہشتی زیور، مفتی محمد خلیل خاں برکاتی، جلد ۱، صفحہ ۴۱۲، حصہ چہارم

[۳] رحمۃ اللعالمین، قاضی سلیمان منصور پوری، جلد ۲، صفحہ ۱۲۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

دروازوں کے ساتھ منقش پردے لگے ہوئے ہیں۔ حضور نے دیکھا، چند لمحے رکے اور واپس چلے گئے، آپ کا چہرۂ پر انوار پر ناراضگی کے آثار نمایاں تھے، حتیٰ کہ اسی حالت میں مسجد میں گئے اور منبر پر خطبہ کے لیے جلوہ فرما ہو گئے۔ حضرت فاطمہ نے محسوس کیا کہ آپ کی ناراضگی کی وجہ گھر کے پردے اور میرے زیور ہیں، اسی وقت تمام اتار دیئے اور ابھی حضور فارغ نہ ہوئے تھے کہ تمام چیزیں آپ کی خدمت میں بھیج دیں، پھر خود حاضر خدمت ہوئیں اور کہنے لگیں: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ تمام چیزیں غریبوں میں صدقہ فرما دیں، حضور نے خوش ہو کر تین بار فرمایا: بیٹا میں تم پر قربان جاؤں، دنیا نہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے ہے نہ آل محمد کے لیے، اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دنیا کی حقیقت مچھر کے پر برابر ہوتی تو اس میں سے کسی کافر کو ایک پر تک نہ دیتا، پھر حضور اٹھے اور سیدہ فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے۔ [1]

اس واقعہ میں سادگی اور غریب پروری کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے، جس کو اپنا کر بیویاں حضرت خاتون جنت کے نقش قدم پر چل سکتی ہیں۔

❁❁❁❁

[1] شرف النبی مترجم، از امام عبدالمالک بن عثمان نیشاپوری، ترجمہ اقبال احمد فاروقی، صفحہ ۴۰۶ (منقول از کتاب: برکات حدیث، تالیف، مفتی احمد میاں برکاتی، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلشرز، لاہور)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی وتجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم وبیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 0050002565 7003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں برکاتی قدس سرہ
تصانیف

دلکش
و
تحقیقی
طباعت

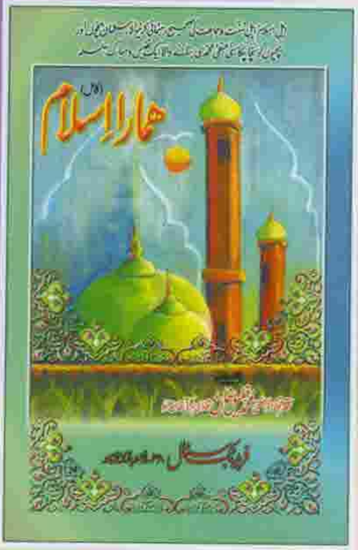

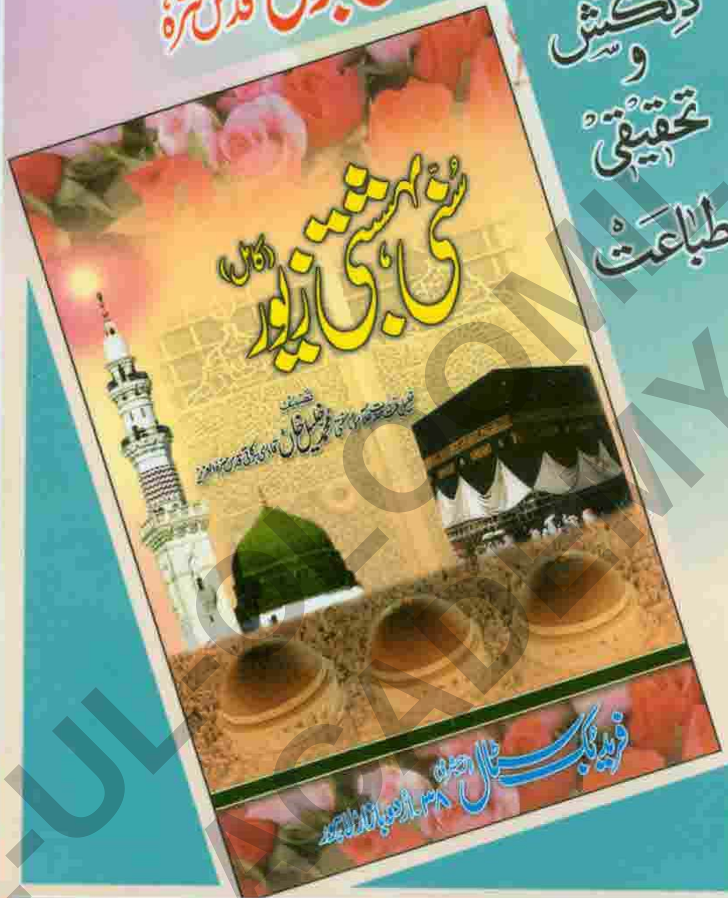

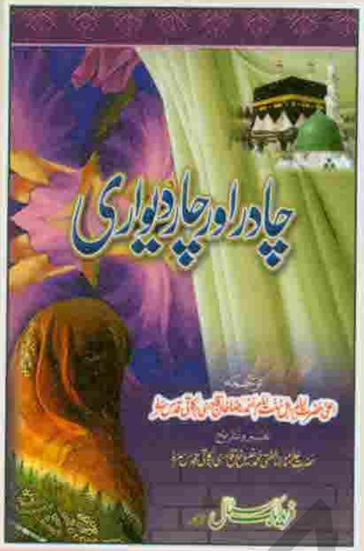

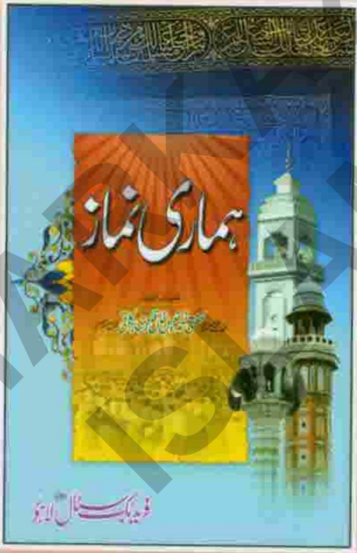

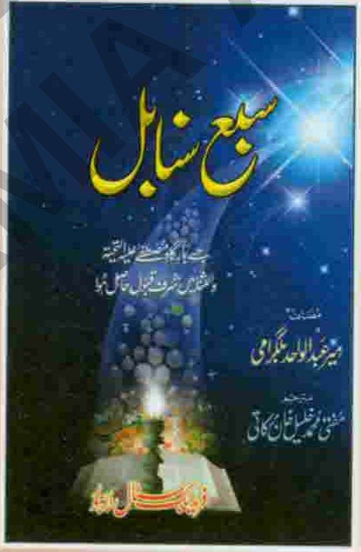

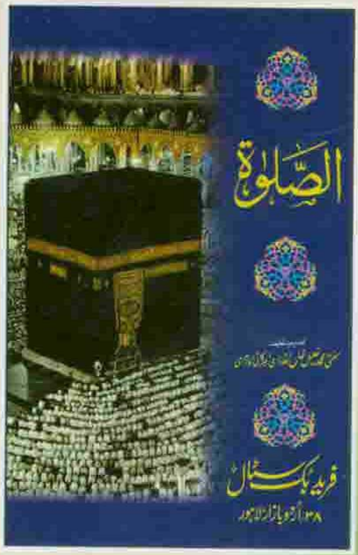

فرید بُک سٹال
۳۸۔ اُردو بازار لاہور
E-mail:info@faridbookstall.com
Web Site: www.faridbookstall.com

www.waseemziyai.com